سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،8-مارچ2019

(یوم الجمع،30-جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 13

807

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8-مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث

809

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 8-مارچ 2019

(یوم الجمع، 30-جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح 10 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾ وَإِنَّ
لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ
وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ
عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ
﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾

سورۃ القلم آیات 1 تا 10

نٓ۔ قلم کی اور جو (اہل قلم) لکھتے ہیں اس کی قسم (1) کہ (اے محمدؐ) تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو (2) اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے (3) اور تمہارے اخلاق بہت (عالی) ہیں (4) سو عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور یہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے (5) کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے (6) تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستے پر چل رہے ہیں (7) تو تم جھٹلانے والوں کا کہا نہ ماننا (8) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں (9) اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آ جانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے (10)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے
بشیر کہیئے نذیر کہیئے انہیں سراجاً منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی زندگی ہے

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔آج وومن ڈے ہے مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب چیئرمین!آج وومن ڈے ہے اور مجھے آپ کی anxiety کا اندازہ ہے لیکن وقفہ سوالات کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

محترمہ شاہین رضا: جناب چیئرمین!بہت ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور /لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!میری استدعا ہے کہ آپ پہلے وقفہ سوالات شروع کرائیں پھر جیسے آپ نے خود فرمایا ہے کہ آج وومن ڈے ہے آپ ساری معزز خواتین کو بات کرنے کا موقع دیں لیکن پہلے وقفہ سوالات تو نمٹا لیں یا پھر وقفہ سوالات pending کر کے debate رکھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ یہ آپ کا فیصلہ ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون!ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: وزیر قانون!آپ کا وقفہ سوالات ہے اس لئے pending نہ کرائیں۔

جناب چیئرمین: پہلا سوال محترمہ شعوانہ بشیر کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں!

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر782 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*782: **محترمہ شعوانہ بشیر:** کیا وزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی حدود کہاں تک ہیں؟

(ب) کمپنی کے پاس صفائی کے لئے کل کتنے ملازمین اور کتنی گاڑیاں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گارڈن ٹاؤن "یو" بلاک(نزد پاسپورٹ آفس) بھٹہ چوک سے ائرپورٹ روڈ تک ہسپتالوں کے باہر صفائی کی حالت انتہائی ناقص ہے کیا اس کی بہتری کے لئے کوئی انتظام کئے جارہے ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی services کا دائرہ کار لاہور ڈسٹرکٹ تک محدود ہے جس میں معاہدہ کے مطابق کنٹونمنٹ اور ریلوے کے علاقے شامل نہ ہیں۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی کل تعداد 15306ہے جس میں corporate staff بھی شامل ہے۔لاہورویسٹ مینجمنٹ کمپنی اور اس کے کنٹریکٹرز کی گاڑیوں اور مشینری کی تفصیلات تتمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں جو urban اور rural علاقوں میں صفائی پر مامور ہیں۔

(ج) بھٹہ چوک سے ائرپورٹ تک کا علاقہ کنٹونمنٹ کی حدود میں آتا ہے جبکہ گارڈن ٹاؤن "یو" بلاک، یونین کونسل 208 میں 63 سینٹری ورکرز روزانہ کی بنیاد پر صفائی کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ اس علاقے کی بہتر صفائی کے لئے تمام متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی اس کی حدود میں آنے

والے تمام علاقوں کی صفائی سے متعلق بہتری کے لئے دن رات کوشاں ہے اسی اثناء میں ایل ڈبلیو ایم سی کو عوام کے تعاون کی معاونت چاہیئے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میں نے وزیر موصوف سے ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے تحت صفائی کی تفصیلات پوچھی تھیں، انہوں نے بڑی تفصیل سے ساری details دے دی ہیں اور میرے سوال کے تمام جُز کے جواب انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے مجھ پر واضح کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے کہ میں نے جو گارڈن ٹاؤن کے U بلاک کا علاقہ point out کیا ہے جو اس کمپنی کے تحت نہیں آتا لیکن انہوں نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ اس بلاک میں صفائی کی ناقص صورتحال کو بہتر کریں گے اور اس حوالے سے انہوں نے ہدایات بھی جاری کر دی ہیں لہٰذا میں ان کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے سارے سوالات کے جوابات دے دیئے ہیں اور میں مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لینا۔ اگلا سوال نمبر 809 ملک غلام قاسم ہنجرا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 835 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے 9 ٹاؤنز کے ترقیاتی منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*835: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کے 9ٹاؤنز میں سال18-2017 کے دوران کون کون سی ترقیاتی سکیمیں منظور ہوئیں؟

(ب) ان ترقیاتی سکیموں کے لئے کتنی رقم رکھی گئی تھی، کتنی رقم بقایا بچی اور باقی رہ جانے والی رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے۔ اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے سال18-2017 میں لاہور کے 9زونز کے لئے پی سی سی ورک، کارپٹ ورک اور سٹریٹ لائٹ ورک کی 503 نمبر سکیمیں لگائی گئی تھیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال18-2017 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے مختص کردہ کل رقم مبلغ /-1085.185 ملین روپے تھی جس میں سے مبلغ۔/846.711 ملین روپے کی ادائیگی کی جاچکی ہے۔ باقی رقم مبلغ۔/238.474 ملین روپے مالی سال18-2017 کے جاری منصوبہ جات کی ادائیگی کے لئے مختص کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جواب میں کہا گیا ہے کہ A lot of money has been spent on street lights. لیکن میرے علم کے مطابق بہت سی جگہوں پر سٹریٹ لائٹس خراب ہیں۔ سٹریٹ لائٹس پر بہت زیادہ رقم خرچ کرنے کے باوجود ایسا کیوں ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جواب میں بتایا گیا ہے کہ سٹریٹ لائٹس پر ایک huge amount spend کی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اتنی heavy amount خرچ کرنے کے باوجود بھی بہت ساری سٹریٹ لائٹس کام نہیں کر رہیں تو وہ کیوں خراب ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! یہاں جواب میں breakup نہیں دیا گیا لیکن کس مد میں کتنی رقم allocate ہوئی اور کتنی spent ہوئی ہے یہ ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ ایک ارب روپے سے زیادہ رقم سڑکوں کی مرمت پر خرچ کی گئی ہے۔ اسمبلی کے پیچھے والی سڑک، ایجرٹن روڈ، پی ٹی وی سٹیشن روڈ اور ڈیوس روڈ بہت زیادہ خراب ہیں۔ ان سڑکوں پر VIP movement ہوتی ہے تو حکومت ان سڑکوں کو کب تک ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ سال 18-2017 میں لاہور کے 9 زونز کے لئے پی سی سی ورک، کارپٹ ورک اور سٹریٹ لائٹ ورک کے لئے کتنی رقم allocate کی گئی؟ اس کا جواب دے دیا گیا ہے کہ سال 18-2017 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے پی سی سی ورک، کارپٹ ورک اور سٹریٹ لائٹ ورک کے لئے کل رقم مبلغ /-1085.185 ملین روپے رکھی گئی تھی جس میں سے مبلغ /-846.711 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ باقی رقم موجود ہے جس کو 30۔جون 2019 تک خرچ کر دیا جائے گا۔ جہاں تک منصوبوں کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور محترمہ اس تفصیل کو ملاحظہ فرما لیں۔ اگر آپ کی کوئی reservation کسی منصوبے کے متعلق ہے تو میں انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو اس بابت مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جواب کے جز(ب) کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ 238.474 ملین روپے خرچ نہیں کئے گئے لیکن اس کی تفصیل مہیا نہیں کی گئی تو کیا منسٹر صاحب مجھے یہ تفصیل مہیا کریں گے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ 238.474 ملین روپے کی رقم باقی ہے جو کہ ابھی تک خرچ نہیں ہوئی اور یہ رقم 30۔جون 2019 تک منظور شُدہ منصوبوں پر خرچ کر دی جائے گی۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! سوال نمبر 836 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***836: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا 18-2017 تک سالانہ کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو اس وقت کون کون سی کمپنیاں چلا رہی ہیں ان کی تمام تفصیلات مع ایم ڈی اور دوسرے افسران سمیت فراہم کی جائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا 18۔2017 تک سالانہ بجٹ کی تفصیلات تتمہ (لف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے اور لاہور کے سالڈ ویسٹ کو چلانے (manage) کرنے کے لئے دو کمپنیاں میسرز البیراک اور میسرز اوزپاک ایل ڈبلیو ایم سی کی زیر نگرانی کام کر رہی ہیں۔لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں (corporate staff) افسران کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے۔لاہور کے سالڈ ویسٹ کو manage کرنے کے لئے دو کمپنیاں میسرز البیراک اور میسرز اوزپاک کے کنٹریکٹ finish ہوگئے ہیں کیا ان کے contracts دوبارہ renew کروائے جائیں گے یا نہیں؟

جناب چیئرمین! میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ان کمپنیوں کی payment pending ہے اور اسی وجہ سے یہ کام نہیں کر رہیں۔ہم پچھلے پانچ سالوں میں feel proud کرتے تھے کہ لاہور ایک clean شہر ہے لیکن اب یہ شکایت عام ہے کہ ہر جگہ پر کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔یہ بھی سُننے میں آیا ہے کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا سٹاف تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے ہڑتال پر ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان دونوں کمپنیوں کا کنٹریکٹ renew کیا گیا ہے اگر نہیں تو نیا کنٹریکٹ کس کمپنی کو دیا جا رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! فی الحال یہ دونوں کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور ان کا کنٹریکٹ renew نہیں ہوا کیونکہ ابھی ان کے کنٹریکٹ کی میعاد باقی ہے۔جب ان کا کنٹریکٹ مکمل ہو جائے گا تو پھر اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ ہم انہی دو فرموں کا کنٹریکٹ renew کریں یا کوئی نئی کمپنی لے کر آئیں۔

جناب چیئرمین! بہر حال میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی فیصلہ ہو گا وہ انشاءاللہ تعالیٰ transparent ہو گا۔اس کو باقاعدہ advertise کیا جائے گا اور جس کمپنی کی طرف سے ہمیں مناسب rates ملیں گے اس کو کنٹریکٹ award کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 845 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ شہر کے سیوریج نظام کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

*845: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا سیوریج کا نظام انتہائی خراب ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جھنگ شہر کے علاقے مرضی پورہ، ملت کالونی، کچا پکا ریلوے روڈ کے سیوریج کی صفائی عرصہ دس سال سے نہیں ہوئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت جھنگ شہر کے سیوریج کے نظام کو بہتر کرنے اور جن علاقوں میں عرصہ دس سال سے سیوریج کی صفائی نہ ہوئی ہے وہاں کب تک صفائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ ملت کالونی، مرضی پورہ غربی میں سیور لائن ڈالی ہوئی ہیں۔ جو کہ چالو حالت میں ہیں کچا ریلوے روڈ اور پکا ریلوے روڈ کا سیوریج زیر تعمیر ہے جبکہ گندے پانی کا نکاس بذریعہ نالہ جات ہو رہا ہے اور جن کی صفائی وغیرہ بھی ہوتی رہتی ہے۔ متعدد بار صفائی ہو چکی ہے۔ وقتاً فوقتاً پانی اوور فلو ہو جاتا ہے جس کو روٹین کے مطابق ہنگامی بنیادوں پر بذریعہ ڈی واٹرنگ سیٹ / سکر مشین موقع پر سیور لائن کو چالو کر دیا جاتا ہے۔ یہ بات بھی درست نہ ہے کہ عرصہ دس سال سے صفائی نہ ہوئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ تفصیلی جواب (ب) میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ تاہم نیسپاک نے پورے شہر کا Rehabilitation\Improvement of Sewerage System کا ماسٹر پلان بنایا ہوا ہے۔ جس کا سروے ہو چکا ہے۔ نیسپاک نے یہ تمام کام بذریعہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جھنگ کی مشاورت سے مکمل کروانا ہے۔ سال 19-2018 ADP نمبر 3335 میں فیز-I کی منظوری درج ہے۔

بقول محکمہ پبلک ہیلتھ جھنگ 980.73 ملین کا اسٹیمیٹ تیار کیا جا چکا ہے۔ جس کی 700 ملین کی ایلوکیشن ہو چکی ہے جو کہ انڈر پراسس ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا سیوریج نظام انتہائی خراب ہو چکا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا کہ درست نہ ہے۔ آگے جز(ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ہم نیسپاک سے پورے شہر کا نیا سیوریج سسٹم ڈلوانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کا ماسٹر پلان بنایا جا چکا ہے۔ ان دونوں باتوں میں بڑا واضح تضاد ہے۔ یہ میرا حلقہ ہے، میں پر وہاں رہتا ہوں اور مجھے لوگ اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں کہ ہمارے گھروں کے صحن میں گٹر کا پانی تیر رہا ہے تو بتاؤ ہم کہاں جائیں؟

جناب چیئرمین! جز(ج) میں جس نئے منصوبے کا ذکر کیا گیا ہے اس کے شروع ہونے کے کوئی واضح امکانات نظر نہیں آرہے۔ میں محکمہ کے جواب کو سمجھ نہیں سکا تو کیا منسٹر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جز(الف) کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا کہ درست نہ ہے۔ میونسپل اتھارٹیز اپنی بساط اور وسائل کے اندر رہتے ہوئے کام کرتی ہیں۔ متعلقہ اتھارٹی کے کہنے کے مطابق یہاں پر سیوریج کا کوئی serious problem نہیں ہے اور اگر کوئی problem create ہوتا ہے تو اس کو فوری طور پر solve کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! (ج) کے حوالے سے میں معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر میونسپل کمیٹی already کام کر رہی ہے لیکن اس کے باوجود حکومت نے جھنگ شہر کے سیوریج سسٹم کو مزید improve کرنے کے لئے نیسپاک سے ایک سروے کروایا ہے۔ سروے کروانے کے بعد اس کا estimate لگایا گیا اور موجودہ مالی سال میں اس کام کے لئے 700 ملین روپے کی allocation بھی ہو چکی ہے۔ جھنگ شہر میں سیوریج کا ایک نیا سسٹم establish کیا جائے گا اور یہ کام محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعے کروایا جائے گا۔

جناب چیئرمین! اس سکیم کے لئے 700 ملین روپے کی allocation ہو چکی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی اس سکیم پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! موجودہ بلدیہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس حوالے سے سرے سے کوئی کام نہیں کر رہی۔ میں نے کئی مرتبہ ڈی سی صاحب کی توجہ بھی اس جانب مبذول کروائی ہے۔

جناب چیئرمین! گزشتہ روز بھی میں نے اپنے whatsApp سے بہت سی تصویریں ڈی سی صاحب کو بھیجی ہیں۔ مسلسل کہنے کے باوجود وہاں کی لوکل گورنمنٹ یہ کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس سے پہلے میں نے وزیراعلیٰ سے کہہ کر چیف آفیسر بلدیہ کو بھی تبدیل کروایا تھا لیکن پھر بھی وہاں کی مقامی حکومت اپنی روش تبدیل نہیں کر رہی۔

جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں کم عرصہ لکھا ہے کہ وہاں پر دس سال سے سیوریج کی صفائی نہیں ہوئی جبکہ حقیقت میں اس سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ جن علاقوں میں ہمارے ووٹرز یا سپورٹرز رہائش پذیر ہیں وہاں پر بلدیہ کا کوئی آدمی کوڑا اُٹھانے اور سیوریج صاف کرنے کے لئے نہیں آتا جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشی چوبیس گھنٹے تکلیف میں مبتلا ہیں۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ہے کہ وزیر قانون اور آپ اس بابت متعلقہ انتظامیہ کو بُلائیں اور اگر اس بارے میں ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے تو بہت اچھا ہو گا۔ ہمارے علاقے کے تقریباً دو لاکھ رہائشی چوبیس گھنٹے اس انتہائی تکلیف دہ بدبو میں زندگی گزار رہے ہیں۔ محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس سے میں اور میرے علاقے کے لوگ بالکل مطمئن نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جن تحفظات کا ذکر کیا ہے میں اُن سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ problems پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ آج ہی میونسپل کمیٹی کے متعلقہ افسران کو ہدایت جاری کی جائے گی۔ چونکہ اِن کا حلقہ انتخاب ہے اور لوگوں کی تکالیف کا ازالہ کروانا اِن کی ذمہ داری ہے لہٰذا معزز ممبر نے کمیٹی کا فرمایا ہے تو

انشاء اللہ تعالیٰ ہم انہی کی سربراہی میں وہاں کمیٹی بنائیں گے جو صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرے گی۔ شکریہ

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ مجھے اندازہ ہو جائے کہ کب تک یہ کمیٹی بن جائے گی جو اس کام کو آگے لے کر چلے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آج ہی اُن کو in writing ہدایت جاری کر دی جائے گی کہ معزز ممبر کی تسلی کے مطابق وہاں اقدامات کریں اور جن جن علاقوں کی یہ نشاندہی فرمائیں گے وہاں اِن سے ہدایت لے کر وہ کام کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد معاویہ! آج ہی بن جائے گی انشاء اللہ۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری اشرف علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 853 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

*853: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں 60 واٹر فلٹریشن پلانٹس ناکارہ ہونے کی وجہ سے شہری آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ کی لاپروائی سے ٹوٹیاں غائب اور عدم صفائی کے سبب سرکاری واٹر سپلائی کی ٹینکیاں حشرات کی آماجگاہ بن گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھاری اخراجات سے لگائے گئے دس پلانٹس تا حال فعال ہی نہ ہو سکے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) گوجرانوالہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں 30 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جن کے واٹر فلٹرز (کارٹیج) مسلسل تبدیل کئے جا رہے ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں 30 واٹر فلٹریشن پلانٹس کی ٹوٹیاں ویلڈ ہیں اگر کوئی ٹوٹی خراب یا چوری ہو جائے تو فوری نئی ٹوٹی لگا دی جاتی ہے۔ سرکاری واٹر سپلائی میونسپل کارپوریشن کے زیر نگرانی نہ ہے بلکہ اس کا انتظام و اہتمام واسا کے پاس ہے۔

(ج) ورلڈ بنک کی وساطت سے 9 ریورس آف سموسس فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں اور چالو حالت میں ہیں اور لوگوں کو صاف پانی فراہم کر رہے ہیں۔

(د) مثبت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ ورلڈ بنک کی وساطت سے 9 ریورس آف سموسس فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں۔ میرا اس میں ضمنی سوال کوئی نہیں ہے لیکن میں منسٹر صاحب کی صرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ongoing سکیم تھی جس میں تقریباً 150 کے قریب فلٹریشن پلانٹس نصب کرنے تھے لیکن صرف 9 نصب ہوئے ہیں۔ اگر یہ سکیم جلد مکمل ہو جائے تو اس طرح ہم عوام کو بہتر طریقے سے facilitate کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ سوال کے جز (الف) میں معزز ممبر نے یہ فرمایا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ میں 60 عدد فلٹریشن پلانٹس ناکارہ ہونے کی وجہ سے شہری آلودہ پانی

پینے پر مجبور ہیں؟ میں نے اس کے جواب میں 30 واٹر فلٹریشن پلانٹس کی بات کی ہے کیونکہ 30 پلانٹس لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہیں جس کا میں نے جواب دیا ہے اور 30 پلانٹس محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہیں جس کی معلومات میرے پاس نہیں تھیں۔ میں معزز ممبر کو اپنے محکمہ کی حد تک اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر اُن 30 میں سے کوئی بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ ناکارہ ہے تو فوری طور پر اُس کو درست کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ میرا سوال کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں نے صرف یہ توجہ دلائی ہے کہ ورلڈ بنک کی سکیم میں ڈیڑھ سو کے قریب فلٹریشن پلانٹس نصب ہونے تھے۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے assurance دے دی ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب صرف چیک کروالیں کہ کتنے لگ گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، اس کی assurance آ گئی ہے۔ اگلا سوال جناب خضر حیات کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 916 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی-196 میں چالو حالت اور بند فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*916: **جناب خضر حیات:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال پی پی-196 میں کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان سے کتنے فلٹریشن پلانٹ operational ہیں اور کتنے بند پڑے ہیں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال اور بل کس محکمہ کے ذمہ ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ساہیوال پی پی-196 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ساہیوال نے موضع نور شاہ میں ایک فلٹریشن پلانٹ لگایا ہے جبکہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نے پی پی-196 میں کل 13 فلٹریشن پلانٹ لگائے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تاہم ان کی مزید تفصیل محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے لی جا سکتی ہے۔

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ساہیوال نے جو ایک پلانٹ لگایا ہے وہ اس وقت operational حالت میں ہے اور یہ پلانٹ مالی سال 15-2014 میں لگایا گیا تھا۔

(ج) اس فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ذمہ داری متعلقہ یونین کونسل کے ذمہ ہے اور یونین کونسل ہی اس کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ادائیگی کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! جز (ج) میں پوچھا تھا کہ فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال، بل بجلی اور look after کون کرتا ہے؟ میں معزز منسٹر سے یہ assurance چاہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہمارے handover نہیں ہوئے جبکہ محکمہ پبلک ہیلتھ کہتا ہے کہ ہم نے ان کے handover کر دیئے ہیں لہٰذا بتایا جائے کہ آخر فلٹریشن پلانٹ کو کون چلا رہا ہے؟ عوام اپنی جیب سے پیسے اکٹھے کر کے بل ادا کر رہی ہے۔ یہاں جواب میں دونوں options دیئے گئے ہیں کہ محکمہ پبلک ہیلتھ بھی بل دے رہا ہے اور یونین کونسل بھی دے رہی ہے۔ اس حوالے سے ensure کر دیا جائے کہ اس کو properly کون look after کرے گا تاکہ پبلک کے لئے یہ بہتر ثابت ہو سکے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز رممبر نے سوال میں فرمایا تھا کہ ساہیوال پی پی-196 میں کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں جن کی ٹوٹل تعداد 14 بتائی گئی تھی جن میں سے 13 محکمہ پبلک ہیلتھ کے ہیں اور ایک محکمہ لوکل گورنمنٹ کا ہے جس کو ہماری متعلقہ یونین کونسل چلارہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کی حد تک یہ assure کرتا ہوں کہ آپ کی یونین کونسل نور شاہ میں جو فلٹریشن پلانٹ لوکل گورنمنٹ کے تحت لگایا گیا ہے اگر اس کو کسی قسم کی مالی مشکلات کا سامنا ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پلانٹ کو بند نہیں ہونے دیا جائے گا۔ جہاں تک محکمہ پبلک ہیلتھ کے فلٹریشن پلانٹس کا تعلق ہے تو یہ متعلقہ محکمہ ہی اس کے متعلق جواب دے سکتا ہے۔ شکریہ

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے بڑا اچھا brief کیا ہے لیکن اس میں request یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ جب کہہ رہا ہے کہ ہم نے یونین کونسلوں کے handover کر دیئے ہیں تو پھر یہ لوکل گورنمنٹ کا subject ہوا۔ ہم اُس کی assurance مانگ رہے ہیں کہ جو فلٹریشن پلانٹس یونین کونسلوں کو handover ہو گئے ہیں اُن کی دیکھ بھال تو محکمہ لوکل گورنمنٹ ہی کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! وہ فلٹریشن پلانٹس ابھی تک on record لوکل گورنمنٹ کو ٹرانسفر نہیں ہوئے۔ چونکہ اس چیز کی معلومات ہمارے پاس نہیں ہیں لیکن میں معزز ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہتا ہوں کہ وہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے بات کرلیں۔ اگر وہ لوکل گورنمنٹ کو ٹرانسفر ہو چکے ہیں تو لوکل گورنمنٹ اُن کو چلانے کی ذمہ داری قبول کرے گی لیکن اگر نہیں ہوئے تو پھر متعلقہ محکمہ ہی اُن کی دیکھ بھال کرے گا۔

جناب خضر حیات: جناب چیئرمین! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور مجھے جو جواب دیا گیا ہے اس میں لوکل گورنمنٹ کا ہی لکھا گیا ہے لیکن اگر یہ commitment دے رہے ہیں تو انشاء اللہ مجھے اس کی امید ہے۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے آپ کو assure کر دیا ہے۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اُن کے تین سوال ہو گئے ہیں۔

جناب نوید علی: جی، ایک سوال کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، کر لیں۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ فلٹریشن پلانٹ کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ذمہ داری متعلقہ یونین کونسل کے ذمہ ہے اور یونین کونسل ہی اس کی دیکھ بھال اور بل بجلی کی ادائیگی کر رہی ہے۔ مجھے منسٹر صاحب تھوڑا clear کر دیں کیونکہ میرے نوٹس میں یہ چیز ہے کہ جب سے نیا پاکستان بنا ہے تو پرانا پاکستان بند ہو چکا ہے۔ یونین کونسل، ضلع کونسل اور میونسپل کمیٹی کے جو فنڈز ہیں وہ already blocked ہیں لہٰذا بجلی بل اور ساری ادائیگی کس مد میں کی جا رہی ہے اور کیسے کی جا رہی ہے؟ ڈویلپمنٹ کے سارے کام بند پڑے ہوئے ہیں حالانکہ فنڈز موجود ہیں لیکن چونکہ وہاں (ن) لیگ کے ممبران ہیں جن کی وجہ سے سارے معاملات رکے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے بتایا جائے کہ بل بجلی کی ادائیگی یونین کونسل کیسے کر رہی ہے جبکہ فنڈز blocked ہیں؟

جناب چیئرمین: یونین کونسل کو تین لاکھ روپے ماہانہ مل رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہی عرض کرنے لگا تھا کہ باقاعدگی سے یونین کونسلوں کو فنڈز جا رہے ہیں اور انہی فنڈز میں سے وہ ادائیگی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر918 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ کو شہر وار مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*918: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں سابق دور حکومت میں کئی شہروں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔ ان پراجیکٹ پر ہر شہر کے مطابق سال وار فنڈز مختص کرنے کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ کا کن ممالک سے کن قواعد و ضوابط اور شرائط پر معاہدہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ میں اربوں روپے کے گھپلے اور گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں کتنے افراد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے، کتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور ذمہ داران سے ریکوری کے حوالے سے کیا معاملات چل رہے ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سابق دورِ حکومت نے سات شہروں میں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ویسٹ مینجمنٹ کمپنیز قائم کی گئیں جن میں لاہور، گجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان اور بہاولپور شامل ہیں۔ سال وار ہر کمپنی کے فنڈز کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور اور راولپنڈی میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے ترک کمپنیوں سے معاہدہ ہوا ہے۔ لاہور شہر میں معاہدہ مارچ 2012 میں ہوا تھا جو کہ اکتوبر 2019 میں ختم ہو گا۔ راولپنڈی میں ترک کمپنی البیراک سے معاہدہ اپریل 2014 میں ہوا تھا اور یہ معاہدہ مئی 2021 میں مکمل ہو گا۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ میں اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں اور یہ بھی درست نہ ہے کہ گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے۔ صرف گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں پروکیورمنٹ پراسیس میں بے ضابطگیوں کی بناء پر انٹی کرپشن میں درج ذیل افراد پر مقدمہ درج ہے۔

(د) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں پروکیورمنٹ پراسیس میں بے ضابطگیوں کی بناء پر انٹی کرپشن میں درج ذیل افراد پر مقدمہ نمبر 11/18 مورخہ 13-02-2018 تھانہ انٹی کرپشن ضلع گوجرانوالہ میں ہو چکا ہے اور زیر تفتیش ہے۔

1. ڈاکٹر عطاالحق (سابقہ مینجنگ ڈائریکٹر)
2. محمد کلیم سندھو (سابقہ مینجر پروکیورمنٹ)
3. مراد خان رانا (سابقہ سینئر مینجر اپریشن)
4. قابہ قوصین (مینجر ورکشاپ)
5. مہران افضل (سابقہ چیف فنانس آفیسر و مینجنگ ڈائریکٹر)
6. قاسم اکبر (سابقہ چیف فنانس آفیسر و مینجنگ ڈائریکٹر)۔
7. رضوان خان (سابقہ پرچیز آفیسر) (Purchase Officer)
8. عزیر ارصم (سابقہ اسٹنٹ مینجر ورکشاپ)۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MS MOMINA WAHEED: Sir, I am quite satisfied. I have got all the details. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں اس پر ایک ضمنی سوال کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: چلیں، کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جز (ج) کے جواب نے مجھے out of the box ایک sigh of relief دیا ہے اس لئے میں جذبات پر قابو نہیں رکھ پا رہا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بسم اللہ کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جز (ج) کا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پراجیکٹ میں اربوں روپے کے گھپلے اور گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے؟ جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں اربوں روپے کے گھپلے ہوئے۔ جناب محمد بشارت راجا سے پہلے جو منسٹر لوکل گورنمنٹ تھے میری خود اُن کے ساتھ interactions ہوئیں۔ ہم نے یہ بھی request کی کہ کمیٹی بنا دیں، حق کو حق کہیں اور اگر کہیں زیادتی ہے تو پکڑ لیں لیکن اگر نہیں ہے تو پھر زیادتی کی بنیاد پر perception مینجمنٹ نہ کی جائے۔ جواب اُس point of view کو vindicate کرتا ہے کہ لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کوئی اربوں روپے کے گھپلے نہیں ہوئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ continue رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ابھی چھ مہینے میں یہ اربوں سے کروڑوں پر آئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! پ ضمنی سوال پر ابھی تک نہیں آئے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ بھی درست نہ ہے کہ گھوسٹ ملازمین کی تنخواہیں وصول کرنے میں کئی سیاستدان اور سرکاری افسران ملوث پائے گئے۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس حکومت کے ابھی آٹھ ماہ ہوئے ہیں کیا یہ سوال ان سے متعلقہ ہے یا پچھلی حکومت سے متعلق ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اچھی بھلی بات ویسے ہی گزر رہی تھی۔ ملک محمد احمد خان نے اپنے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین! کوڑا اٹھانے میں کیا گھپلا ہونا ہے اس لئے ہم نے کہا کہ کوڑا اٹھانے میں کوئی گھپلا نہیں ہے۔ کوڑا اٹھانے والی کمپنیوں کو کنٹریکٹ دینے میں گھپلے تھے۔ آپ کے کھاتے میں جو چیزیں پڑ رہی ہیں وہ کنٹریکٹ ہیں جن پر kickback لیا گیا ہے وہ گھپلے ہیں۔ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی روزانہ کی بنیاد پر کام کرتی ہے۔ ان کا آڈٹ بھی ہوتا ہے وہ ہم deal کر رہے ہیں لیکن جو بات آپ کے کھاتے میں ہے وہ کنٹریکٹ دینے کے کھاتے میں جو اربوں روپے کی kickback بیرون ممالک لی گئی ہے۔ اسی میں آپ کے افسران آج بھگت بھی رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آخری ضمنی سوال کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! دو ضمنی سوالات کی اجازت دے دیں تاکہ بات clear ہو جائے۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اگر یہ درست مان لیا جائے جو جناب محمد بشارت راجا اب کہہ رہے ہیں تو ایک کنٹریکٹ کی کاپی ساتھ منسلک کی گئی ہے اور تفصیل دی گئی ہے جس کا تتمہ میرے پاس ہے۔ یہ کہا گیا کہ جو کنٹریکٹ award کیا گیا وہ کتنے ڈالرز میں کیا گیا تو ہم یہ claim کرتے ہیں کہ per ton lifting میں جس میں اس کی compaction, removal, waste management and door to door sweeping کے سارے process کو نکال کر دنیا کا per ton سستا ترین rate per unit to one dollar پوری دنیا کے rates کے سامنے سب سے lowest rate پر frame کیا گیا ہے تو پھر کون سا گھپلا ہے؟

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ کا سوال کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! سوال یہی ہے کہ یہ misinformation ہے۔ انہیں اس سوال کو سمجھنا چاہئے۔ ہم یہ بات کہہ رہے ہیں کہ ابھی جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ گزری بات کو گلے ڈالا ہے تو ہم نے اس حد تک توڑا لا کہ یہ الزام تھا کہ بے ضابطگی ہوئی ہے وہ غلط الزام تھا۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ contracts پر بھی غلط الزام ہے۔ یہ بات بنتی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! کیا آپ ان کو clear کر رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جی، بالکل کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ملک محمد احمد خان نے جو باتیں فرمائی ہیں کہ دنیا میں سستا ترین کوڑا ایک ڈالر فی ٹن اٹھا رہے ہیں۔ 2001 میں جب یہاں پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا سسٹم تھا تو پورے لاہور کی صفائی 75 کروڑ روپے میں ہوتی تھی، 2008 تک یہ رقم 110 کروڑ روپے تک چلی گئی اور 2009 میں 115 کروڑ روپے کا ریکارڈ موجود ہے کہ لاہور کی صفائی ہوتی تھی۔ اس کے بعد راتوں رات ان کو خواب آیا کہ کمپنی ہونی چاہئے۔ اس کمپنی میں انہوں نے کیا کیا کہ انہوں نے دو کمپنیاں show کیں جبکہ دو کی جگہ تین کمپنیاں کام کر رہی تھیں۔ ایک سرکاری لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی علیحدہ تھی وہ تیسرا حصہ تھا جو لاہور کے suburb میں کام کر رہا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ انہوں نے یہاں راتوں رات کمپنیاں بنائیں، دو کمپنیاں بنا دیں اور تیسری کمپنی اور تھی۔ اس کمپنی کے اندر بندے بھرتی کرنے کے لئے ٹھیکہ کسی کو دے دیا۔ وہ 35 ہزار روپے پر فی بندہ کمپنی کو بندے دے رہا ہے اور آگے ورکر کو 12، 15 اور 20 ہزار روپے مل رہے ہیں۔ اب وہ 110 کروڑ روپے سے ٹھیکہ ½13۔ ارب روپے پر چلا گیا ہے۔ اب لاہور کی صفائی ½13۔ ارب روپے سے ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ دنیا میں کوڑا اکٹھا کیا جاتا ہے، کوڑے کو بیچا جاتا ہے اور پیسے کمائے جاتے ہیں۔ پہلے dumping site اور landfill site تھی دونوں میں دنیا کے environment کے اصولوں کو اپناتے ہوئے کہا کہ dumping site نہیں کہتے landfill

site کہتے ہیں۔Landfill site کو بھرنے کے لئے 13-ارب روپیہ پنجاب حکومت نے لاہور کی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ڈال کر اپنے پیاروں کی جیبیں بھریں اور ان کو پیسے بھی ڈالروں میں دیئے ہیں۔(شیم، شیم)

جناب چیئرمین! آپ landfill site پر sorting کرتے ہیں، چیزیں علیحدہ علیحدہ کرتے ہیں zero waste کا دنیا کا جو concept ہے کیا آپ نے اس کو کرنے کے لئے کوئی bid کرائی تھی، کیا آپ نے پوچھا تھا؟ نہیں کیونکہ آپ کا پیارا تھا، آپ نے اس کی جیبیں بھرنی تھیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے 15-ارب روپیہ پچھلے دس سالوں سے اپنے پیاروں کی جیب میں ڈال رہے ہیں۔ اس سے بڑا ان کی گورنمنٹ کا سکینڈل نہیں ہے۔ اس میں آٹھ ہزار ملازم ہیں اور دو طرح کی صفائی ہے کہ آپ نے کوڑا اکٹھا کرنا ہے اور دوسرا وہاں سے lift کر کے پھینکنا ہے۔ ان کے ٹرک کیا کرتے ہیں کہ کوڑا بھرتے ہیں، یہ فی ڈالر کی بات کرتے ہیں اور یہاں پانی کے open hydrants لگے ہوئے ہیں، ٹرک اس کے نیچے جا کر کھڑا ہوتا ہے اور پانی کھولتے ہیں وہ کوڑا دو من سے دس من ہو جاتا ہے جا کر تول کر آگے دے دیتے ہیں۔ اس پر ڈالروں میں پیسے کما رہے ہیں۔ یہ کون کر رہا؟ ان سے پوچھیں یہ scam اور یہ چیزیں ہیں۔ اس طرح اسی میں نہیں ہے پارکنگ کمپنی نکال کر دیکھ لیں، انہوں نے حشر کر کے رکھ دیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: انہوں نے meticulous approach سے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو define کیا ہے۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ ملک محمد احمد خان! آپ نے اگر بولنا ہے تو meticulous approach سے بتائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اب تھوڑا سچ بھی سن لیں۔I would request the Chair that with all the amount of passion ہم نے ان کی پوری بات سنی ہے آپ ہمیں بھی اتنا ہی brief time دے دیجئے گا اور بات سن لیں۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ہم بات جس طرف لے کر جانا چاہ رہے ہیں۔ انہیں اتنا حوصلہ دے دیں کہ بات ہو سکے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان! آپ بات کیجئے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جو معاملہ اس کے contracts کا ہے اور جو معاملہ cleaning processes کا ہے۔ میں آپ کے ساتھ ایک generic بات کرتا ہوں کہ ہمارے دو بڑے شہر کراچی اور لاہور ہیں۔ لاہور اور کراچی کی صفائی پر مجھے بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لاہور کی صفائی modern needs کے مطابق اس arrangement میں کی گئی جس کے ساتھ کسی بھی cosmopolitan شہر کو صاف رکھا جاسکے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! انہوں نے تو لاہور کی ہی صفائی کر دی ہے۔ (قطع کلامیاں)

ملک محمد احمد خان: چودھری ظہیر صاحب تُسی تے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No cross talk please. You address the Chair please.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! I am addressing the Chair. You kindly ask the Honorable Members to show some restraint.

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ سے apologize کر لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ الزام لگائیں اور پھر اس کے بعد اس کا جواب بھی نہ لیں یہ زیادتی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! انہوں نے لاہور کی صفائی نہیں کی بلکہ انہوں نے خزانے کی صفائی کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ کوئی چوراہا یا بازار ہے جو یہ اس طرح کی باتیں اور نعرے لگا رہے ہیں۔ یہ بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! ہم آپ کی بات سن رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! آپ کہاں بات سن رہے ہیں ہم ایک لفظ نہیں بولتے اور یہ چیخ پڑتے ہیں۔

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ حوصلے کے ساتھ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! .They should have the courage ہمارے سوال کا جواب دینے کا حوصلہ رکھیں۔ یہ بات تو سنیں یہ بات تو سنتے نہیں ہیں

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! .Please address the Chair محسن لغاری صاحب کچھ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ (شور وغل)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی، رانا صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! آج منسٹر لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ سوالات تھے تو درمیان میں معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال نے مداخلت کیوں کی ہے جس سے سوال کیا گیا تھا اسی کو ہی جواب دینا چاہیئے تھا۔

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات کو continue رکھیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میری گزارش یہ ہے کہ۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! ہم میاں صاحب کے ہر الزام کا جواب دیں گے۔ اب یہ ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئر مین: ملک محمد احمد خان! آپ relax ہو جائیں۔

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئر مین! میری ایک request ہے۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحب! آپ وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ یہاں پر لوگوں کی پگڑیاں اچھالتے ہیں۔ ہم نے ان کی بات بڑے حوصلے کے ساتھ سنی لہٰذا ان کو بھی ہماری بات سننی چاہئے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ چیئر کو address کریں۔ آرڈر پلیز۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ملک محمد احمد خان سے کہیں کہ یہ تسلی کے ساتھ میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ Chair کو address کریں اور آپ relax ہو جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ Chair کے lenient view سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وقفہ سوالات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ سوال کریں اور اس کا جواب لیں۔ اس سوال کے mover نے اس پر ایک ضمنی سوال کیا اور وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے۔

جناب چیئرمین! ملک محمد احمد خان نے اس پر ایک، دو ضمنی سوال کئے اور میں نے ان کا جواب دیا پھر اس کے بعد تیسرے سوال پر انہوں نے تقریر شروع کر دی اور اسی طرح میاں محمد اسلم اقبال نے بات کی تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو وقفہ سوالات تک ہی محدود رکھیں۔

جناب سپیکر ملک محمد احمد خان کی تسلی کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہی آپس میں بیٹھ کر تاریخ طے کر لیتے ہیں جس دن سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے جتنے بھی ہمارے پراجیکٹس ہیں ان پر general discussion رکھ لیتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری ایک request ہے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن عام بحث رکھ لیتے ہیں اور ان کی تسلی کے

مطابق اگر حکومتی ممبر کو آپ دس منٹ بات کرنے کی اجازت دیں تو ملک محمد احمد خان کو آپ آدھ گھنٹہ بات کرنے کی اجازت دیں تا کہ ملک محمد احمد خان بھرپور طریقے سے اپنا مافی الضمیر بیان اور اپنی جماعت کا مؤقف پیش کر سکیں۔ ہم ان کی بات سنیں گے اور اس کا جواب بھی دیں گے تو ملک محمد احمد خان میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ Now relax.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری بس دو submissions ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے بڑی خندہ پیشانی سے ہر طرح کا الزام اور تحقیر بڑی بردباری سے سہی ہے۔ آج بھی میاں محمد اسلم اقبال نے بات کی تو ہماری طرف سے ایک shout بھی نہ آیا whatever he said نہ procedure کے مطابق بول سکتے تھے اور بلکہ نہ ہی وہ حقائق پر مبنی بات کر رہے تھے لیکن ہم نے پھر بھی ان کی بات سنی۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے صرف اتنی استدعا ہے کہ ہم تو یہاں تک جانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ لاہور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ہم pride لیتے رہے ہیں، جو الزامات لگے تو ہم اپنے آپ کو duty bound سمجھتے ہیں کہ اس پر ہاؤس میں نہ صرف open debate ہی رکھیں بلکہ اس پر ایک Parliamentary committee constitute کریں کیونکہ آپ cognizant of record ہیں آپ سابقہ حکومت کی اس تمام چیز کو thrash کر کے دیکھ لیں کیا یہاں پر بات کرنی ہے کہ کس پر کتنی کرپشن ہے؟ اگر کچھ غلط ہو گا تو ہمارے سامنے نکال کر رکھیں کہ یہ غلط ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا میری صرف اتنی submission تھی کہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے جو processes ہیں جتنی قیمت پر دنیا میں ملتے ہیں---

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! اس چیز پر بحث کرنے کی commitment آ گئی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میری بات سن لیں جو کچھ وزیر قانون نے کہا ہے وہ ہم نے مان لیا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ درخواست بھی کروں گا کہ these are honorable Members of the House ہم اس اسمبلی میں walk in کرنے کی بڑی pride لیتے ہیں We don't come here for slogans لیکن اتنی سنجیدہ بات پر بھی پیچھے سے لت ماری کی باتیں

کرنے ہیں تو کیسے ہاؤس چلے گا جناب آپ سپیکر ہیںcontrol it ایسے تھوڑی ہوتا ہے جو چیز اپوزیشن نےconduct کرنا ہے وہ گورنمنٹ کر رہی ہےAsk them to behave

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر971 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 981 بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1086 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر1117 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سرگودھا: سال18-2017کے دوران سڑکوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1117: چودھری افتخار حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں مالی سال 18-2017 کے دوران کتنی سڑکوں کو کتنے کتنے فنڈز سے مرمت کیا گیا؟

(ب) حلقہ پی پی۔81 میں سال19-2018 میں کتنی رقم سے کون کون سی سڑک کی مرمت کی جا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی۔81 کی مرمت طلب سڑکوں کو جلد از جلد مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع کونسل سرگودھا نے مالی سال18-2017 کی اے ڈی پی میں کل32 سڑکوں کی مرمت پر مبلغ 8 کروڑ 67لاکھ 11 ہزار روپے خرچ کئے جبکہ اسسٹنٹ انجینئر، لوکل گورنمنٹ، ضلع سرگودھا نے مالی سال18-2017 کے دوران 29 سڑکوں کی مرمت و بحالی پر تیرہ کروڑ اٹھانوے لاکھ اڑسٹھ ہزار روپے خرچ کئے۔ تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع کونسل سرگودھا کی اے ڈی پی برائے مالی سال19-2018 ابھی تک رکی ہوئی ہے جبکہ حلقہ پی پی-81 میں مالی سال 19-2018 میں ابھی تک لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی کوئی بھی سڑک مرمت نہیں کی جارہی۔

(ج) مالی سال 19-2018 میں ضلع کونسل سرگودھا کی اے ڈی پی میں اس حلقہ کی کل چھ سڑکات منظور ہوئی تھیں جن کی کل لاگت مبلغ 73لاکھ روپے ہے۔ تاحال اے ڈی پی پر کام نہیں ہورہا۔ جونہی اے ڈی پی پر کام شروع ہوگا تو یہ کام بھی کروادیئے جائیں گے۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! میں نے پی پی-81 کے حوالے سے جو سوالات پوچھے تھے مجھے ان کے جواب مل گئے ہیں اور میں مطمئن ہوں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

کوٹ ادو: میونسپل کمیٹی میں ملازمین کی تعداد

اور فوت شدہ ملازمین کے لواحقین کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*809: **ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی کوٹ ادو میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تنخواہوں کا حجم کتنا ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی ہذا میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے کتنے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن گریجوٹی اور فوت ہونے والے ملازمین کی مالی امداد کے کیسز زیر التواء ہیں نیز ان کو ادائیگیوں کے لئے کس قدر رقم درکار ہے؟

(ج) کیا حکومت فنانس ایوارڈ کے تحت میونسپل کمیٹی کوٹ ادو کو ماہانہ فنڈز اس قدر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ اس کے جملہ ملازمین کی تنخواہیں اور ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن کی بروقت ماہانہ ادائیگی ہو سکے کیا ان تمام مسائل کو حکومت حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) میونسپل کمیٹی کوٹ ادو میں منظور شدہ اسامی کی کل تعداد 500 ہے۔ جن کے محاذ اس وقت 446 آفیسران / اہلکاران تعینات ہیں جبکہ 54 اسامیاں خالی ہیں۔ اس وقت کام کرنے والے کل 446 آفیسران / اہلکاران اسامیوں کی تنخواہوں کا سالانہ تخمینہ مبلغ 199160000 روپے بنتا ہے۔ جس میں سے مبلغ 136140000 روپے تنخواہ کے لئے اور مبلغ 63020000 روپے پنشن کنٹری بیوشن کے لئے درکار ہوتے ہیں۔

(ب) میونسپل کمیٹی کوٹ ادو میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے تقریباً 194 ریٹائرڈ ملازمین کی ماہانہ پنشن بابت عرصہ آٹھ ماہ اور تقریباً 58 ملازمین کی گریجویٹی اور دوران ملازمت فوت ہونے کی صورت میں مالی امداد کی ادائیگی زیر التواء ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) ماہانہ پنشن ریٹائرڈ ملازمین برائے عرصہ 8ماہ۔/18788440روپے

(ii) ریٹائرڈ و فوت شدہ ملازمین کی گریجویٹی / کیموٹیشن / مالی اعانت۔/44691108روپے

کل میزان۔/63479548روپے

(ج) اس جُز کا جواب گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے کیونکہ فنانس ایوارڈ کا اختیار صرف فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔

لاہور: ڈبن پورہ ملتان روڈ کے مین بازار کی سڑک کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1086: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی۔161 کھاڑک ملتان روڈ لاہور سے ملحقہ آبادی ڈبن پورہ کراچی والی پلی کے مین بازار کی سڑک کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کراچی والی پلی مین بازار سے ملحقہ گلی نمبر 4 حاجی سٹریٹ کو پختہ نہیں کیا گیا جبکہ گلی نمبر 1، 2، 3 اور گلی نمبر 5 کو پختہ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ گلی نمبر 4 حاجی سٹریٹ جس کی لمبائی 500 فٹ ہے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! گلی مذکورہ تعمیر ہو چکی ہے۔

(ب) درست ہے کہ گلی نمبر 3،2،1 اور 5 تعمیر ہو چکی ہے جبکہ گلی نمبر 4 تعمیر نہ ہو سکی ہے۔

(ج) گلی نمبر 4 کی تعمیر کے لئے تخمینہ مالیتی۔/15,90,000 روپے مرتب شدہ ہے اور گلی کی تعمیر فنڈز کی دستیابی سے مشروط ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ حلقہ پی پی-120

کے چکوک میں نالیاں / سولنگ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

153: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کتنے چکوک میں سولنگ اور نالیاں موجود ہیں ان کے کام کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے جن چکوک میں سولنگ / نالیاں موجود ہیں لیکن حالت خراب ہو چکی ہیں ان چکوک کے ناموں کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے جن چکوک میں سولنگ / نالیاں موجود نہ ہیں کیا حکومت وہاں پر سولنگ، نالیاں بنانے اور جن چکوک میں سولنگ اور نالیوں کی حالت خراب ہو چکی ہے ان کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) حلقہ پی پی-120 کے 81 چکوک میں سولنگ و نالیوں کا کام موجود ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-120 کے 74 چکوک میں سولنگ اور نالیوں کا کام قابل مرمت ہے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام ڈسٹرکٹ کونسل ٹوبہ ٹیک سنگھ ابھی فائنل نہ ہوا ہے۔ اس کا فیصلہ ڈسٹرکٹ کونسل کے منتخب ممبران نے کرنا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-104 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

238: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی-104 ضلع فیصل آباد کی مندرجہ ذیل سڑکوں کی مرمت کا کوئی پروگرام ہے۔

1- چک نمبر201گ ب سے چک نمبر206گ ب۔
2- چک نمبر204گ ب سے چک نمبر205گ ب۔
3- اڈا کھدروالا سے چک نمبر207گ ب۔
4- چک نمبر499گ ب سے دربار دھولری شریف۔
5- اڈا کلیانوالہ سے قاسم چوک۔
6- اڈا مریدوالا سے چک نمبر193گ ب۔
7- مریدوالا روڈ سے چک نمبر195گ ب۔
8- مریدوالا روڈ سے چک نمبر196گ ب۔

ان کے بارے میں مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

چیف آفیسر، ڈسٹرکٹ کونسل، فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

سالانہ ترقیاتی پروگرام2018-19 ڈسٹرکٹ کونسل فیصل آباد کی ضروریات اور متعلقہ یونین کونسلوں کے چیئرمین صاحبان کی سفارشات پر عمل درآمد کرتے ہوئے مرتب کیا گیا درج بالا سڑکات کی سکیمز ADP 2018-19 میں شامل نہ ہیں ان سڑکات کی مرمت کا تخمینہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سڑک	لمبائی	تخمینہ لاگت
1	مرمت سڑک چک نمبر201گ ب تا206گ ب یوسی108	2.50کلومیٹر	59,89,000 /-
2	مرمت سڑک چک نمبر204گ ب تا205گ ب یوسی108	6کلومیٹر	1,07,34,000 /-
3	مرمت سڑک اڈا کھدروالا تا207گ ب یوسی108	8کلومیٹر	1,04,08,000 /-
4	مرمت سڑک چک نمبر499گ ب تا دربار دھولری شریف یوسی100	10کلومیٹر	1,50,00,000 /-
5	مرمت سڑک اڈا کلیانوالہ تا قاسم چوک	2.6کلومیٹر	39,10,000 /-
6	مرمت سڑک اڈا مریدوالا تا چک نمبر193گ ب یوسی105	5.60کلومیٹر	57,43,000 /-

7	مرمت سڑک از مریدوالا روڈ تا چک نمبر195گ ب193گ ب	2کلومیٹر	1,65,92,000 /-
8	مرمت سڑک از مریدوالا روڈ تا چک نمبر196گ ب	2.20کلومیٹر	19,63,000 /-
		کل تخمینہ لاگت	2,37,33,400 /-

ساہیوال: پی پی-198 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

251: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کب نصب کیا گیا اور اس کی موجودہ حالت کیا ہے اور اس کے پانی کا معیار کیا ہے؟

(ج) یہ پلانٹ کس محکمہ کے زیر نگرانی تنصیب کیا گیا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کیا انتظامات اٹھائے جارہے ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) پی پی-198 ساہیوال میں کتنے فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں، ان کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) کیا حکومت عوام الناس کے لئے پی پی-198 میں مزید فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! میونسپل کمیٹی کمیر میں دو نئے آر۔او واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) ایک ماہ پہلے نصب کئے گئے ہیں ان کی موجودہ حالت بالکل نئی ہے۔ یہ آر او پلانٹ ہیں اور ان کے پانی کا معیار بہترین ہے۔

(ج) یہ پلانٹس میونسپل کمیٹی کمیر کی زیر نگرانی تنصیب کئے گئے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے میونسپل کمیٹی کمیر کے اہلکار تعینات ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر آر او پلانٹس کی صفائی کرتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ کسی بھی قسم کی شکایت یا مسئلہ کو فوری طور پر حل کیا جاتا ہے تا کہ عوام کو پانی کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

(د) پی پی-198 میں محکمہ بلدیات کے تین فلٹریشن پلانٹس میونسپل کمیٹی کمیر کی حدود میں نصب ہیں۔ دو فلٹریشن پلانٹ نئے ہیں اور ایک پرانے فلٹریشن پلانٹ کی حالت اچھی ہے۔

(ہ) حکومت اس اہم عوامی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے صاف پانی کی اتھارٹی کا قیام عمل میں لا رہی ہے جو پورے صوبے میں صاف پانی مہیا کرنے کی ذمہ دار ہو گی اسی پالیسی کے تحت حکومتی احکامات واقدامات کی روشنی میں پی پی-198 میں بھی صاف پانی کی فراہمی کا انتظام کیا جائے گا۔

لاہور: جی ٹی روڈ باغبانپورہ کے دونوں اطراف غیر قانونی پلازوں کی تعمیر اور مالکان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

253: چودھری اختر علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور کے دونوں اطراف پلازے اور ان کے مالکان کے ناموں کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ پلازوں کے نقشے حکومت کے قانون کے مطابق پاس کئے گئے ہیں یا نہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے زیادہ تر پلازوں کے نقشے پاس نہیں ہیں؟

(د) کیا حکومت ان پلازوں اور مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے ابھی تک نقشے پاس نہیں کروائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ٹی روڈ باغبانپورہ، لاہور کے دونوں اطراف میں موجود پلازوں اور دیگر عمارات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ پلازوں کے نقشہ جات قانون کے مطابق پاس / منظور کئے گئے ہیں۔

(ج) درست ہے کیونکہ بیشتر پلازے ٹاؤن / زون بننے سے پہلے کے تعمیر شدہ ہیں۔

(د) جب بھی کوئی غیر قانونی تعمیر ہوتی ہے تو اس کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم تمام پرانی غیر قانونی عمارات کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

ساہیوال: محکمہ لوکل گورنمنٹ میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

256: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی اور میونسپل کمیٹی کمیر ساہیوال میں بی ایس۔14 کے کتنے ملازمین تعینات ہیں اور بالا سکیل کے آفیسرز / چیف آفیسر ز کتنے مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر تعینات ہیں؟

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کو کب، کس اتھارٹی نے کتنے عرصہ کے لئے بھرتی کیا۔ ان کا کنٹریکٹ کب ختم ہوا اور کنٹریکٹ ختم ہونے کے باوجود کتنے ملازمین تاحال اپنی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف)

1. اس وقت میونسپل کارپوریشن، ساہیوال میں بی ایس 14 میں 8، بی ایس 15 میں 5، بی ایس 16 میں آٹھ، بی ایس 17 میں تین، بی ایس 18 میں ایک اور بی ایس 19 میں ایک ملازم تعینات ہے جو کہ سب کے سب مستقل ہیں۔
2. اس وقت میونسپل کمیٹی، چیچہ وطنی میں بی ایس 14 میں 11، بی ایس 15 میں 1، بی ایس 16 میں 10 اور بی ایس 17 میں تین ملازمین تعینات ہیں جو کہ سب کے سب مستقل ہیں۔
3. اس وقت میونسپل کمیٹی، کمیر میں بی ایس 14 میں ایک اور بی ایس 16 میں دو ملازمین تعینات ہیں جن میں چیف آفیسر، بی ایس 16 کنٹریکٹ پر ہے اور باقی سب مستقل ہیں۔

(ب) کنٹریکٹ پر ملازم کا جناب سیکرٹری پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ نے بذریعہ آرڈر نمبرNo.LCS(Admn)-REC-3(17)/2006-PIIمورخہ 30-06-2019 تک کنٹریکٹ بڑھایا۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔میونسپل کارپوریشن، ساہیوال، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی اور میونسپل کمیٹی کمیر میں کوئی ایسا ملازم نہیں جس کا کنٹریکٹ ختم ہوا ہو اور وہ ابھی تک محکمہ میں کام کر رہا ہو۔

جھنگ:پی پی۔126 میں پارکس کی تعداد اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

298:**جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔126 جھنگ میں کتنے پارکس ہیں۔ ان میں فراہم کردہ سہولیات سے آگاہ کیا جائے پارکس کے جھولے اور کنٹین کے ٹھیکوں سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) پی پی۔126 جھنگ میں موجود پارکس کے لئے مالی سال18-2017 میں مختص کردہ اور مالی سال19-2018کے مختص کردہ فنڈ سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) پی پی۔126 جھنگ میں درج ذیل تین پارکس ہیں۔

1۔ جمیل شہید پارک 2۔ نواز شریف پارک 3۔ گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک

جمیل شہید پارک اور نواز شریف پارک میں لائٹس، پانی اور بچوں کے لئے جھولے وغیرہ موجود ہیں جبکہ گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک میں لائٹس اور پانی وغیرہ موجود ہے۔

جمیل شہید پارک میں کنٹین کا سالانہ ٹھیکہ مبلغ -/48,984روپے ہے جبکہ نواز شریف پارک کی کنٹین کے ٹھیکے کے لئے اخبار اشتہار دیا ہوا ہے۔

جمیل شہید پارک کے جھولوں کا سالانہ ٹھیکہ مبلغ -/1,56,552 روپے ہے۔

(ب) مالی سال18-2017 میں ان پارکس کا خرچہ درج ذیل ہے:

1. جمیل شہید پارک -/1,64,714روپے
2. نواز شریف پارک -/10,98,092روپے
3. گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک -/91,508روپے

بجٹ مالی سال19-2018 میں ان پارکس کے لئے مختص شدہ رقم درج ذیل ہے:

1. جمیل شہید پارک -/3,40,541روپے
2. نواز شریف پارک -/22,70,270روپے
3. گوجرہ روڈ ریلوے پھاٹک پارک -/1,89,190روپے

اوکاڑہ: قبرستان کی چار دیواری بنانے سے متعلقہ تفصیلات

311: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر76 روہیلہ تیجیکا ضلع اوکاڑہ میں تین، چار قبرستان واقع ہیں اگر ہاں تو ان کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان قبرستانوں کی چار دیواری نہیں بنائی گئی، اگر ہاں تو حکومت کب تک بتدریج ان قبرستانوں کے گرد چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔ پانچ قبرستان موجود ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1- سات پیر۔ 2- جامن بندیکا۔
3- حاماں لدیکا۔ 4- یوران۔
5- ٹالی باگر

(ب) جی ہاں! ڈیپارٹمنٹ آنے والے ادوار میں مختلف مراحل کے بعد ان قبرستانوں کی چار دیواری کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس سلسلہ میں حکومتِ پنجاب نے ایک پالیسی وضع کی ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تجویز کردہ قبرستان کی (انتظامی منظوری) متعلقہ ڈی سی سے درکار ہوتی ہے منظوری لینے کے بعد اضلاع اس کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کو ارسال کرتا ہے تاکہ محکمہ خزانہ سے فنڈ جاری کروانے کی کوشش کی جائے۔

جس پر پچھلے ادوار میں 35 اضلاع کے قبرستانوں کی چار دیواری کی تعمیر کی منظوری ہوئی تھی جن پر کام جاری ہے اور جیسے ہی متعلقہ ضلع سے اس کی تکنیکی منظوری (انتظامی منظوری) مل جاتی ہے تو محکمہ اس کے فنڈ جاری کرنے کے لئے محکمہ خزانہ کو تحریر کرتا ہے اور اس پر کام شروع ہو جاتا ہے۔

اوکاڑہ: یونین کونسل نمبر 76 روہیلہ تیجیکا کی عمارت کی تعمیر نو سے متعلقہ تفصیلات

312: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 76 روہیلہ تیجیکا ضلع اوکاڑہ کی عمارت کافی عرصہ پہلے گر گئی تھی اور اس کی تعمیر نو نہیں کی گئی؟

(ب) کیا حکومت اس کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت فنڈز کی دستیابی پر وضع کردہ پالیسی کے مطابق مختلف مراحل کے بعد اس یونین کونسل کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس سلسلہ میں مزید عرض ہے کہ پنجاب کی 1672 یونین کونسلیں ہیں جہاں یونین کونسل کے دفاتر نہ ہیں۔ جس پر پچھلے ادوار میں 44 یونین کونسلیں منظور ہوئی تھیں جن پر کام جاری ہے اور یونین کونسل ہذا سلسلہ نمبر 845 ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے ایک پالیسی وضع کی ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. تجویز کردہ یونین کونسل کا رقبہ یونین کونسل یا محکمہ لوکل گورنمنٹ کے نام ٹرانسفر ہو۔
2. تجویز کردہ یونین کونسل کا رقبہ کم از کم ایک کنال اور زیادہ سے زیادہ چار کنال ہو۔
3. تجویز کردہ یونین کونسل عام عوام کی پہنچ میں ہو۔
4. تجویز کردہ یونین کونسل اس جگہ نہ ہو جہاں آبادی کم ہو۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

MR CHAIRMAN: The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill, 2019 (Bill No. 4 of 2019)

محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پاکستان کڈنی، لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! میں

The Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill, 2019. (Bill No. 4 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سابق حکومت کی جانب سے غیر ضروری اور مجرمانہ تاخیر کی وجہ سے 08-2007 کی جاری سکیموں کی لاگت کا کئی گنا بڑھنے کے مسئلہ کو زیر غور لانا

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "To consider the issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government
>
> کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 23۔فروری2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "To consider the issue of cost of ongoing schemes of 2007-2008 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government
>
> کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 23۔فروری2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"
>
> یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

> "To consider the issue of cost of ongoing schemes of 2007-2008 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 23- فروری 2019 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ایک منٹ۔ وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اب سٹینڈنگ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں تو پھر سپیشل کمیٹیوں کے لئے توسیع کیوں لی جا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں۔ چونکہ یہ سپیشل کمیٹیاں constitute ہو چکی تھیں اس لئے اب توسیع لی جا رہی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میری عرض سنیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز اُن کو بات کرنے دیں۔ میں آپ کو پھر ٹائم دیتا ہوں۔

تحریک التوائے کار نمبر 248/19 کے بارے میں
سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Adjournment motion No. 248/19 moved by Mr Naseer Ahmad, MPA PP-163
کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 14- مارچ 2019 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Adjournment motion No. 248/19 moved by Mr Naseer Ahmad, MPA PP-163

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 14-مارچ2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Adjournment motion No. 248/19 moved by Mr Naseer Ahmad, MPA PP-163

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر3 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 14 -مارچ2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: راجہ یاور کمال خان تحریک التوائے کار کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر18/119 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"تحریک التوائے کار نمبر119 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 9-مارچ 2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 119 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 9-مارچ 2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 119 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 9-مارچ 2019 سے دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، خواجہ سلمان رفیق! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے تھے۔

سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن میں حزب اختلاف کے ممبران کو اطلاع نہ دینا

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ PKLI کا جو بل ہے اس پر ہم نے سپیکر صاحب سے بھی request کی تھی۔ اصل میں ہوا یہ کہ الیکشن کے دن اپوزیشن کے لوگوں کو اطلاع نہیں دی گئی اور پھر جس دن الیکشن آف چیئرمین ہوتا ہے اُس دن one point ایجنڈا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری سمجھ سے یہ باہر ہے کہ اگر ہم اسمبلی اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کو قانون اور ضابطے کے مطابق نہیں چلائیں گے تو پھر کیا فائدہ ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس بل کو منظور کروانے میں اتنی جلدی کیوں ہے؟ یہ بات کل خواجہ عمران نذیر اور ملک محمد احمد خان نے بھی سپیکر صاحب کے علم میں لائی تھی اور جناب محمد بشارت راجا سے بھی بات ہوئی تھی۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں اگر اپوزیشن کے لوگوں کی رائے ہی شامل نہیں ہو گی تو پھر اُن کو کمیٹی میں رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو میرے دوست بھائی میاں محمد اسلم اقبال نے کی ہے میں اُس کی دو وضاحتیں دینا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ یہ کام تحقیقاتی اداروں کا ہوتا ہے کہ وہ تحقیقات کریں۔ معزز سپریم کورٹ نے کمپنیوں کا نوٹس لیا تھا اور نیب میں بھی چلتا رہا۔

جناب چیئرمین! پہلے نمبر پر یہ کہ جو مؤقف نیب کا یا سپریم کورٹ کا ہے وہ ہمیں آپس میں مؤقف ہی رکھنا چاہئے۔ دوسرے نمبر پر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو Landfill site تھی میں اُس کمپنی کا پائلٹ ڈائریکٹر تھا۔ اُس 110 ایکڑ جگہ کو DC ریٹ پر acquire کیا گیا تھا۔ پہلی بات یہ کہ اُس جگہ کو پرائیویٹ لوگوں سے خریدا نہیں گیا تھا۔ دوسرے نمبر پر میاں صاحب نے پارکنگ کمپنی کی بات کی ہے جو میں بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین! نیب نے ہائی کورٹ میں اُس کی وضاحت دی ہے جس کے چیئرمین میاں نعمان جیل میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہاں کوئی کرپشن نہیں ہوئی اور کوئی financial loss نہیں ہوا لیکن ضابطے کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میری submission یہ ہے کہ ہم دونوں طرف کے سیاستدان آپس میں وہ بات نہ کریں جو تحقیقاتی ادارے میں نہیں کرتے۔ ہم بعض اوقات وہ باتیں کر جاتے ہیں جو ادارے نہیں کرتے اور صرف perception کی بناء پر ہم ایک دوسرے سے بحث کرتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں It has come from both sides

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ کل اس issue پر بڑی detail سے بات ہوئی ہے اور جناب سپیکر نے اس پر باقاعدہ رولنگ دی تھی کہ چونکہ کمیٹی کی رپورٹ آچکی ہے اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر ایک consensus develop کروں اور اگر اپوزیشن اس میں کوئی

ترمیم لانا چاہتی ہے تو ہم مل کر اس میں ترمیم لا سکتے ہیں۔ میرے خیال میں کل یہ بات ختم ہو گئی تھی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب چیئرمین! میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہ رہا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں بھی ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اور خواجہ سلمان رفیق میری بات سن لیں کہ یہ الزام درست نہیں ہے۔ الیکشن کے دن اِن کے ممبران موجود تھے اور اپوزیشن اُس میں duly represented تھی۔ اس کے باوجود سپیکر صاحب کے حکم کی تعمیل میں ہم اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں گے اور consensus develop کر کے اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی ترمیم آئی تو

We will accommodate here

جناب چیئرمین: جی، کل یہ سپیکر صاحب کی طرف سے commitment ہو گئی تھی۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE AND INVESTMENT (Mian Muhammad Aslam Iqbal): Mr Speaker! Point of explanation!

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں اس لحاظ سے کسی پر بات نہیں کر رہا تھا بلکہ بجٹ کا ایک comparison بتا رہا تھا کیونکہ میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا خود بھی حصہ رہا ہوں۔ میں نے اِن کو comparison بتانے کی کوشش کی ہے---

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! وزیر قانون فیصلہ کر چکے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں point of explanation پر ہوں۔ میں request صرف یہ کرنا چاہ رہا ہوں۔

MR CHAIRMAN: No cross talks please.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جب وزیر قانون ایک فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس پر بحث ہو گی پھر میاں محمد اسلم اقبال کو آپ اجازت کیوں دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وہ بیٹھ گئے ہیں۔I agree with you

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آج خواتین اور مظلوم خواتین کے حقوق کا عالمی دن ہے۔

جناب چیئرمین: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ سینئر ممبر ہیں لہٰذا Chair کو address کریں۔

تحصیل یزمان کے چک نمبر 22 کی رہائشی 13 سالہ کرسچئن لڑکی کا اغواء اور شادی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر کسی اور بات پر کرنا چاہتا ہوں۔ ضلع بہاولپور تحصیل یزمان میں ایک چک نمبر 22 ہے۔ میرے بھائی وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق اور جناب محمد بشارت راجا یہاں پر بیٹھے ہیں تو میں اُن کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک 13 سالہ صدف جو کرسچئن بچی ہے۔ دین میں لکھا گیا ہے کہ,there is no coercion in the law there is no coercion in the religion. دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اس بچی نے ابھی جون میں 13 سال کا ہونا ہے۔ اس بچی کا چرچ ریکارڈ ہے اور سکول کا ریکارڈ بھی ہے جبکہ چرچ کا ریکارڈ کسی بھی جگہ پر چیلنج نہیں ہوتا۔ اس بچی کو اغواء کیا گیا، مذہب change کروایا گیا اور اُسی رات شام کو مسلم مرد کے ساتھ شادی کر دی گئی۔

جناب چیئرمین! میری humble submission یہ ہے کہ جب اس اسمبلی نے بھی قانون پاس کیا ہے کہ 16 سال سے کم عمر بچی کی شادی نہیں ہو سکتی اور اگر 16 سال کی بچی کی شادی کرنی ہے تو پھر بھی کورٹ سے permission لینا ہو گی۔

جناب چیئرمین! میری وزیر اقلیتی امور اور وزیر قانون سے یہ humble submission ہے کہ اس بچی کے ماں باپ احتجاج کے لئے لاہور آنا چاہتے تھے لیکن میں نے اُن سے request کی کہ آپ نہ آئیں کیونکہ ہمارے وزیر قانون اور اقلیتی امور کے منسٹر بڑے ذمہ دار

ہیں لہٰذا میں آپ کی وساطت سے پورے ایوان سے یہ request کرتا ہوں کہ اس 13 سالہ بچی کی تصویر بھی میرے پاس ہے جو وزیر قانون کو بھیج دیتا ہوں۔ یہ بچی اس ہاؤس کا منہ بھی چڑا رہی ہے حالانکہ اس نے 23 جون کو ابھی 13 سال کا ہونا ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ submission ہے کہ جہاں پر آج خواتین اور مظلوم خواتین کا عالمی دن منایا جا رہا ہے تو اس حوالے سے منسٹر صاحب جواب دیں۔

وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئرمین! میں بات کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئرمین! میرے بھائی معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے یہ فرمایا ہے تو میں اُن کو بتاتا ہوں کہ جب یہ واقعہ ہوا تو اُس کے دوسرے تیسرے دن ہی میرا رابطہ ہو گیا تھا۔ اس کی ایف آئی آر درج کروا دی گئی اور لڑکی کو بھی برآمد کر لیا گیا تھا۔ لڑکی نے عدالت میں 164 کے تحت سٹیٹمنٹ دی کہ میں 18 سال کی ہوں اور میں نے مرضی سے شادی کی ہے۔ ابھی عدالت نے بورڈ بنایا ہے جو اُس کی عمر کا تعین کرے گا اور میرے خیال میں دو چار دن میں اس کی رپورٹ آجائے گی۔ جیسے معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو فرما رہے ہیں کہ اُس کی عمر 13 سال ہے تو پھر definitely ان لوگوں کے خلاف کارروائی ہو گی۔ چونکہ ابھی یہ عدالت میں matter ہے لہٰذا عمر کے تعین کے بعد ہی بات آگے بڑھ سکے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! کیا چرچ کے ریکارڈ کو چیلنج کیا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ جناب محمد بشارت راجا اس کا صحیح جواب دیں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! چونکہ یہ بات متعلقہ منسٹر کے already نوٹس میں تھی جس کا انہوں نے جواب دیا ہے۔ میں نے ابھی ڈیپارٹمنٹ سے کہا ہے لیکن رپورٹ آجائے تو پھر میں گزارش کر سکوں گا۔

جناب چیئرمین: چونکہ یہ sub-judice matter ہے لہٰذا میرا خیال ہے کہ آپ راجا صاحب کے دفتر میں اُن سے مل لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! It is not sub-judice matter کیونکہ علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے اسے پیش کیا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، جناب محمد بشارت راجا اس کا حل نکال لیں گے۔ خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے آپ سب excited ہیں تو وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض فتیانہ اور باقی خواتین ایم پی ایز خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں

> "میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستان اور دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستانی خواتین سمیت دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کو تعلیم یافتہ اور بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں خدمات سرانجام دے کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں تاہم انہیں مزید بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق دلوانے، مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے اور مزید بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی جائے گی نیز صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا اور انہیں معاشرے میں جائز مقام دلوانے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان پر مشتمل ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستانی خواتین سمیت دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کو تعلیم یافتہ اور بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں خدمات سرانجام دے کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں تاہم انہیں مزید بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق دلوانے، مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے اور مزید بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی جائے گی نیز صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا اور انہیں معاشرے میں جائز مقام دلوانے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان پر مشتمل ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستانی خواتین سمیت دنیا بھر کی خواتین کو اپنے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کو تعلیم یافتہ اور بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستانی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں خدمات

سرانجام دے کر ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں تاہم انہیں مزید بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق دلوانے، مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے اور مزید بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی جائے گی نیز صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا اور انہیں معاشرے میں جائز مقام دلوانے کے لئے جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

یہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان پر مشتمل ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اس قرارداد کے حوالے سے جو معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ٹریژری بنچز سے بھی معزز خواتین بات کرنا چاہتی ہیں تو ان سے نام لے کر انہیں بات کرنے کا موقع دیا جائے کیونکہ ہمارے پاس وقت ہے تو اس پر debate کروا لیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہین رضا!

محترمہ شاہین رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج خواتین کا عالمی دن ہے تو میں اس موقع پر نبی کریمؐ کے آخری خطبہ کا حوالہ دوں گی جس میں آپؐ نے کہا کہ خواتین پر تشدد نہیں ہونا چاہئے اور سورۃ النساء میں بھی اللہ تعالیٰ نے خواتین کے حقوق و فرائض متعین بڑے واضح بیان فرمائے ہیں۔ آج سے 1400 سال پہلے نبی کریمؐ نے بچیوں کو زندہ در گور کرنے سے منع کیا تو

اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے بیوی، بیٹی، ماں اور بہن کے حقوق کے ساتھ ساتھ تمام رشتوں کے حقوق کو واضح کر دیا۔

جناب چیئرمین! آج بھی ہم ان حقوق کے تحت امت کے لئے، ملت کے لئے اور قوم کے لئے کام کر کے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کردار میں بہتری لانے کے لئے میں آج کا دن دختر کشمیر کے لئے donate کرنا چاہوں گی کیونکہ آج بھی وہ ایک اچھے معاشرے کے لئے اور ایک اچھے کردار کے لئے جدوجہد کر رہی ہے کہ وہ آزادی حاصل کرنے میں آگے بڑھے اور ایک ایسی جگہ کا تعین ہو جائے جہاں وہ آزادی سے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کر سکیں۔

جناب چیئرمین! دختر کشمیر آج بھی کام کر رہی ہے کیونکہ کام کرنا اس کے لئے عبادت ہے، جان دینا اس کے لئے شہادت ہے اور زندہ رہنا اس کے لئے امانت ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! نبی کریمؐ اور ہماری role model حضرت فاطمۃ الزہرا بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے role model کو دیکھتے ہوئے کہ قناعت سے، بہادری سے اور صبر سے ہم اپنی ان خواتین کے لئے گھر سے لے کر معاشرے تک وہ کردار ادا کر سکیں جو ہمارے ملک و ملت کے لئے اور پھر عاقبت کے لئے بھی بہتر ہو۔ ہم نبی کریمؐ کے بتائے ہوئے احکامات اور سورۃ النساء میں اللہ کی طرف سے متعین کردہ حقوق کی پیروی کریں۔ ہماری role model حضرت فاطمۃ الزہرا بتول ہیں اور آج بھی ہم صبر سے قناعت سے اور بہادری سے کام کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین! قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فاطمہ جناحؒ کے ساتھ مل کر کے ہماری خواتین کو تحریک پاکستان میں active کیا اور وہ بچی مجھے آج بھی یاد ہے جس نے اپنے ہاتھوں سے پاکستان کا نقشہ بنایا تھا اور قائداعظم سے کہا کہ "پاکستان بن کے رہے گا۔"

میں ایک شعر عرض کرنا چاہوں گی:

کاررواں رواں رواں منزلیں درخشاں درخشاں

شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا نام بھی میرے پاس موجود ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں تقریر نہیں کرنا چاہ رہی بلکہ ایک اہم بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ایوان کی حالت پر افسوس ہے کہ جیسے ہی ہماری کارروائی شروع ہوئی تو بہت سارے معزز ممبران مرد حضرات باہر چلے گئے جبکہ جو ایوان میں موجود ہیں وہ بھی اس کارروائی میں دلچسپی نہیں لے رہے تو کاش! کہ اس ایوان میں خواتین کے حوالے سے قرارداد مرد حضرات پیش کرتے کیونکہ اپنی بہنوں، اپنی ماؤں اور اپنی بیویوں کو تو یہ فخر سے کہتے ہیں کہ ہم عورتوں کے عالمی دن پر عورتوں کو مانتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ ایوان میں موجود مرد ممبران کی تعداد دیکھ لیں کہ ٹریژری بنچز میں زیادہ مرد ممبر بیٹھے ہیں۔ جی، محترمہ راشدہ خانم!

محترمہ راشدہ خانم: السلام علیکم! جناب چیئرمین! میں ایک بل پیش کرنا چاہتی ہوں کہ جیسے صوبہ سندھ میں اٹھارہ سال کی لڑکی کی شادی طے پائی ہے تو یہاں پر بھی اٹھارہ سال کی بچی کی شادی ہونی چاہئے اور اس حوالے سے قانون پاس ہونا چاہئے کیونکہ اٹھارہ سال کی عمر میں بچی کی ہیلتھ کو بھی دیکھنا پڑتا ہے اور اس کی body کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ لڑکے کی عمر پر کوئی قید نہیں بلکہ جب تک وہ لڑکا کمانے کے قابل نہ ہو تو اس وقت تک اس کی شادی نہیں کرنی چاہئے تو مہربانی کر کے یہ قانون منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عورت کمزور ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ عورت کمزور نہیں ہے کیونکہ عورت single پسلی کی بھی ہوگی تو تب بھی مرد کے ساتھ job بھی کرے گی، گھر کو بھی دیکھے گی، بچوں کو بھی پالے گی، In-laws کو بھی دیکھے گی اور parents کو بھی دیکھے گی جبکہ میرے بھائی دفتر سے آتے ہی ان کی بیوی تھکی ہوئی آتی ہے اور

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر کہتے ہیں کہ بیگم! آج کیا پکایا ہے جبکہ عورت برابر کام کرتی ہے۔ عورت کو برابر کا انصاف چاہئے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے سب سے پہلے شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو سلام پیش کرتی ہوں کیونکہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی وجہ سے یہ ممکن ہوا کہ پاکستان کی سیاست بالخصوص اور عالم اسلام کی سیاست بالعموم میں یہ تبدیلی آئی کہ خواتین نے فخر سے سر اُٹھا کر سیاست کرنی شروع کی۔ وہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو جنہوں نے وقت کے آمر کے خلاف جدوجہد کی جن کے والد کو آمر نے جیل میں بند کر دیا تھا، جن پر ایسی صعوبتیں اور ایسے ظلم کئے گئے کہ خواتین جن کا تصور نہیں کر سکتی تھیں۔

جناب چیئرمین! میں اس موقع پر بیگم محترمہ نصرت بھٹو کو بھی یاد کروں گی میں اُن کو بھی سلام پیش کرتی ہوں کہ وقت کے آمر نے اُن کے شوہر کو جیل میں بند کر دیا اور جن کے جوان بیٹوں کو سیاسی جدوجہد کی پاداش میں شہید کر دیا گیا مگر انہوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ میں سلام پیش کرتی ہوں اس ملک کی ہر اُس خاتون کو کہ جہاں below poverty line رہنے والے لوگ ہیں اور اُن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے مگر خواتین اس ملک میں مسلسل ایک جدوجہد کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہوں گی کہ خواتین پاکستان آج بھی پوری دنیا میں 150 ویں نمبر پر ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! معزز ممبران جنہوں نے بات کرنی ہے اُن کی لمبی لسٹ ہے تو میں چاہتا ہوں کہ سب کو وقت دیا جائے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! ہمیں بھی بات کرنے کے لئے تھوڑا سا ٹائم دے دیا کریں۔ آج کے دن ہم نے ایوان میں بہت ساری لڑائیاں دیکھ لیں مگر آج ہمارا خواتین کا دن ہے اس لئے آج ہمیں سنا جائے ہمیں بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ ساری لسٹ خواتین کی ہے آپ بے فکر رہیں لیکن تھوڑا ٹائم اُن کو بھی دے دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! پیپلز پارٹی کو بھی تھوڑا سا ٹائم دے دیا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہی ہوں کہ اس وقت اگر اپنے ضلع کی بات کروں پنجاب کا پسماندہ ترین ضلع ہے، جہاں آج بھی کاروکاری اور ونی جیسی رسومات ہیں، وہاں آج بھی خواتین کو بیچا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں خواتین کے حق میں بھی تو بہت سارے قوانین بنے، آئے روز بنتے بھی ہیں مگر انتہائی افسوس کے ساتھ کہ اُن قوانین پر implementation نہیں ہے۔ ہم اگر اپنی عدالتوں کو بھی دیکھیں کہ پانچ ہزار روپے جو خرچہ نان نفقہ ڈگری ہوتا ہے وہ appealable نہیں مگر بہت کم ایسی کورٹس ہیں جو پانچ ہزار روپے خرچہ ڈگری کرتی ہیں۔ ہماری عدالتوں میں اس وقت بھی خواتین ججز کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ آئین کا آرٹیکل (2)25 ہمیں برابری کا حق دیتا ہے۔ اس ملک میں قانون پر implementation کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں آج کے اس دن کے موقع پر خاص طور پر یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ براہ مہربانی خدارا خواتین کے حوالے سے خاص طور پر مگر بات وہی جیسے معزز ممبر محترمہ کنول پرویز چودھری کہہ رہی تھیں کہ ہم سوسائٹی سے الگ نہیں ہیں، ہم آپ سے کوئی الگ پیکجز نہیں مانگ رہی ہیں جب تک ہمارے ملک میں معاشی طور پر ترقی نہیں ہوتی وہ ہر طبقہ کے ساتھ جڑی ہوئی ہے تب ہی جا کر اس سوسائٹی میں تبدیلی آسکے گی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری (جناب نذیر احمد چوہان): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میری بہن نے یہاں گلہ کیا تو میں پاکستان کے تمام مردوں کی طرف سے آج خواتین کے عالمی دن پر اُنہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بالخصوص میں اپنی بہنوں کو، اپنی ماؤں کو اور اپنی بیٹیوں کو جو اس اسمبلی میں ہیں یا اسمبلی سے باہر ہیں۔

جناب چیئرمین! میں چاہتا ہوں کہ کچھ چیزیں تھوڑی سی revise کر لیں آپ سال میں ایک دفعہ خواتین کا دن کیوں منانا چاہتی ہیں ہم تو ہر لمحہ جب تک اپنی ماں کا ماتھا چوم کر گھر سے نہیں نکلتے، اُن کے پاؤں کو چوم کر گھر سے نہیں نکلتے تو ہمارا تو دن ہی نہیں گزرتا تو یہ کیسے possible ہے کہ وہ اپنی ماؤں اور بہنوں کی عزت اور توقیر میں کمی آنے دیں تو میری بہنوں سے گزارش ہے کہ یہ ہمیں جو سکھایا گیا میرے رسول کریم آقا محمدؐ کے حکم پر سکھایا گیا۔

جناب چیئرمین! ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا کہ اپنی والدہ کا چہرہ دیکھا کرو آپ کو ایک مقبول حج کا ثواب ہے تو صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں دو دفعہ دیکھ لوں تو آپؐ نے کہا دو مقبول حج کا ثواب یہ وہ حج کہا جاتا ہے جو قبول ہی قبول ہوتا ہے تو صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں تین چار مرتبہ دیکھ لوں تو آپؐ نے کہا کہ آپ جتنی دفعہ بھی پیار اور محبت سے دیکھو گے آپ کو اُتنی ہی دفعہ مقبول حج کا ثواب ملے گا تو یہاں کہنے کا یہ مقصود ہے کہ جتنی قدر اور جتنا رتبہ اسلام میں نبی کریمؐ نے عورت کو دیا ہے کائنات کا کوئی مذہب، کوئی فرقہ عورت کو وہ رتبہ نہیں دیتا تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ ہماری بہنیں بھی ہیں، بیٹیاں بھی ہیں جس طرح پاکستان بننے سے آج تک شانہ بشانہ اپنے مردوں کے ساتھ ملک کی ترقی اور اُس کی اہمیت کے لئے کام کر رہی ہیں ہم آپ کو سیلوٹ بھی پیش کرتے اور خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ہماری منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد بات کرنا چاہتی ہیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ دن اس لئے اہم ہے کہ ہمیشہ خواتین کے حقوق پامال ہوتے رہے آج بھی ہم جس نہج پر کھڑے ہوئے ہیں میں آپ کو بتاتی چلوں کہ کئی دفعہ شرم آتی ہے کہ جو ہمارے social indicators ہیں جس سے دنیا ہمیں پہچانتی ہے کہ ہم اپنی جو سب سے vulnerable ہے یا سوسائٹی کے جو سب کمزور طبقے ہیں اُن کو کس طرح دیکھتے ہیں، اُس میں ماں اور بچہ آتا ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو ہمیں توجہ دینی چاہئے تھی ہم نے وہ توجہ نہیں دی اور اس سے پہلے Millennium Development Goals میں بھی ہم ناکام رہے۔ اب ہم

Sustainable Development Goals کے signatories ہیں۔ ہمیں اہمیت دینی ہے ماں اور بچہ کی صحت کے اوپر۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتاتی چلوں کہ انشاءاللہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے اور میں امید رکھتی ہوں کہ ہماری اپوزیشن کی خواتین اور مرد حضرات کا بھی ایک مقصد ہے کہ یہ جو ہمارے اوپر پوری دنیا کے اندر stigma لگ گیا ہے کہ ہم اپنی خواتین کا خیال نہیں کرتے، اُس کے اندر ہم سب کو اکٹھا ہو کر ایک یہ بہت بڑی جنگ لڑنی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے ہر حکومت کوشش کرتی ہے لیکن اس مرتبہ ہم نے priority پر ہی ماں اور بچہ رکھا ہوا ہے۔ ہم نے اور کوئی priority نہیں رکھی، ہم نے کہا کہ ماں کی صحت ہر چیز کا اوّلین فرض ہے کیونکہ دیکھیں ماں کے بغیر زندگی کا اُس بچے سے پوچھیں جس کی ماں نہیں ہوتی وہ آپ کو بتائے گا کہ اُس کی زندگی کتنی مشکل ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک اچھی خبر دینا چاہتی ہوں کہ ہماری جو خواتین ایم پی ایز ہیں اور جو بھی خواتین کام کرتی ہیں ہمارا ڈے کیئر سنٹر تقریباً مکمل ہے، آج ہم ڈے کیئر سنٹر کا افتتاح کرنے لگے ہیں۔ ڈے کیئر سنٹر کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہماری خواتین ماشاءاللہ بڑا کام کرنے والی خواتین ہیں کسی کے گھر چھوٹا بچہ ہو جو گھر میں چھوڑنا مشکل ہو تو کم سے کم وہ اپنے ڈے کیئر سنٹر کے اندر اپنی ڈیوٹی بھی کرے اور کیونکہ وہ جگہ جہاں آپ کام کرتی اُس کے قریب ہیں تو آپ اپنے بچے کے اوپر بھی دھیان رکھ سکتی ہیں اور یہ ایک بہت ضروری جُز ہے۔ جب بھی آپ چاہتے ہیں کہ خواتین کی بہتر ترقی ہو اور یہ شانہ بشانہ چلیں تو اس لئے ڈے کیئر سنٹر بہت اہم ہیں۔

جناب چیئرمین! اسمبلی کے ہاسٹل کے اندر ہی ایک ڈے کیئر سنٹر شروع کیا ہے تو اس لئے انشاءاللہ آج اُس کا افتتاح کرنے لگے ہیں تاکہ وہ خواتین جو اپنے چھوٹے بچوں کو ساتھ لانا چاہتی ہیں اور اُن کے اوپر دھیان رکھنا چاہتی ہیں وہ اُن کی سہولت کے لئے available ہوگا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ ڈاکٹر شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین !شکریہ۔ میں آج کے حوالے سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم بہت بل پاس کرتے ہیں اور بہت قوانین کی بات کرتے ہیں لیکن اگر اُن پر عمل نہیں ہوگا اور روّیے تبدیل نہیں ہوں گے تو عورت کو کچھ نہیں ملنے والا۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں جو حق، جو عزت مجھے 1400 سال پہلے ملی تھی وہ پوری نیک نیتی اور ایمانداری سے مجھے لوٹا دیں، مجھ سے معاملہ کرتے ہوئے اللہ سے ڈر کیونکہ اس کا کڑا احساب اور جواب دینا ہے اگر تو یہ کر گیا تو میری زندگی جنت بن جائے گی۔ میری زندگی جنت بن جائے گی اور ساتھ میں تیری بھی۔

جناب چیئرمین! چونکہ میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے۔ وہاں کی عورت وٹہ، ونی، مرضی کے بغیر شادی اور غیرت کے نام پر قتل کی بھینٹ چڑھتی ہے اس کے لئے میں اپنی نظم کے چند اشعار پیش کرنا چاہتی ہوں، ان خواتین کو dedicate کرتی ہوں جو اس ظلم کا شکار ہوتی ہیں اور دعا گو ہوں کہ یہ ظلم نہ ہو۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! میں یہ اشعار پیش کرنا چاہتی ہوں کہ

میرا پیو بھرا میکو ڈس تے سئ
کیہڑا جرم کیتا ہئی کیوں میں مجرم ہاں
تیرے گھر جا پئی میرا وَس نہ ہئی
میں پُتر نہ تھئی میرا وَس نہ ہئی
میں دِھی بن پئی میرا وَس نہ ہئی
یا مر نہ پئی میرا وَس نہ ہئی
ایہہ سارے جرم تاں اوہو ہن
جیہڑے میرے وَس توں باہر ہن
میں جیہڑے جرم وی کیتے ہن

ہن بس کرو میکو معافی دیو
ہن بس کرو میکو جیون دیو
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آج کے دن مردوں کے نام بھی ایک پیغام دینا چاہ رہی ہوں کہ:

تم مانو یا نہ مانو آج کا سچ تو اتنا ہے
اپنی عمر کے ہر حصے میں جیون کے ہر قصے میں
عورت بنا ادھورے ہو، عورت بنا اکیلے ہو
ماں، یہ بہن، یہ بیوی، یہ بیٹی
کیا ان کے بنا رہ سکتے ہو کیا ان کے بنا جی سکتے ہو
تم مانو یا نہ مانو آج کا سچ تو اتنا ہے
عورت بنا اکیلے ہو، عورت بنا ادھورے ہو
بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عظمٰی زاہد بخاری۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج سب سے پہلے پاکستان کی ہر اُس ماں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں جو اپنے بچوں کی پرورش اس عزم کے ساتھ کرتی ہے کہ وہ پاکستان کے بہادر سپاہی بنیں۔ میں ان شہیدوں کی ماؤں کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے اپنے بچوں کو اسلام کی راہ میں، پاکستان کی راہ میں پالا، پوسا، بڑا کیا اور انہوں نے اس وطن کے لئے جام شہادت نوش کیا۔ میں آج کا دن ہر اُس ماں کے نام کرتی ہوں جس نے کسی نہ کسی طرح ہر انسان کی زندگی میں positive role play کرتے ہوئے اسے بہترین انسان بنایا۔

جناب چیئرمین! الحمدللہ میں فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ میرا تعلق اس مذہب کی عورت سے ہے جس میں ہر کردار عورت کے روپ میں بے مثال نظر آتا ہے۔ عورت کی گواہی کو آدھا تو تصور کیا جاتا ہے لیکن میں آپ کو یہ یاد کرانا چاہتی ہوں کہ جب میرے پیارے نبی حضرت محمدؐ کو

نبوت سونپی گئی اور آپؐ گھر تشریف لے کر آئے تو ایک عورت ہی تھی حضرت عائشہؓ کی صورت میں جنہوں نے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیارے نبی کی صورت میں پسند فرمایا۔

معزز ممبر: وہ حضرت عائشہؓ نہیں حضرت خدیجہؓ تھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! sorry وہ حضرت خدیجہؓ تھیں۔ عورت کا کردار حضرت خدیجہؓ کی صورت میں ہو تو بہترین کردار، حضرت عائشہؓ کی صورت میں ہو تو بہترین وفادار، حضرت فاطمہؓ کی صورت میں ہو تو بہترین بیٹی، حضرت زینبؓ کی صورت میں ہو تو بہترین حوصلہ مند خاتون۔ پاکستان میں بے شمار ایسی خواتین ہیں جنہوں نے اپنے مختلف کرداروں کے ساتھ پاکستان کا نام روشن کیا اور وہ پاکستان کے ماتھے کا جھومر ثابت ہوئیں۔

جناب چیئرمین! میں ان تمام خواتین کو salute پیش کرتی ہوں۔ ہمارے ایوانوں میں ایک وقت ضرور آئے گا کہ جب عورتوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مرد زیادہ قرادادیں پیش کیا کریں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج خواتین کے عالمی دن پر ہاؤس میں موجود تمام معزز خواتین ممبران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں صرف ایک دو گزارشات کروں گا مجھے دوست کہہ رہے تھے کہ میں ضرور کوئی بات کروں۔ سوچنے کا مقام یہ ہے ہماری تمام خواتین کے لئے اور ہمارے لئے بھی جو آج یہاں پر اللہ کی مہربانی سے اس ہاؤس میں موجود ہیں۔ جنہوں نے پاکستان بنایا تھا وہ ہماری ہی بزرگ، ہماری ہی مائیں، ہماری ہی بڑی عورتیں تھیں۔ کیا ہم اُن کی طرز زندگی کو سوچ کر اُن سے انصاف کر سکے ہیں؟ نہیں کر سکے ہیں۔

جناب چیئرمین! ملک کو جو خسارے کا سامنا ہے میں نام نہیں لوں گا ایک وزیراعظم نے سینیٹ میں ہاتھ جوڑ کر یہ کہا کہ خدا کے لئے اپنے اخراجات پر غور کرو۔ میں آج اپنی معزز خواتین ممبران کو آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ جتنا بھی deficit ہے، جو گولڈ کے اندر deficit

ہے، جو کپڑوں میں deficit ہے، جو اخراجات میں deficit ہے اس کو ختم کرنے میں آپ کو ساتھ دینا چاہئے۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں خالی خواتین کا ہی نہیں بلکہ ہمارا بھی فرض بنتا ہے۔اس وقت ہمارا savings rate 6 percent بھی نہیں ہے اور انڈیا کا 35 فیصد ہے۔یہ ہے سوچنے کی بات، یہ ہے میری اور میری ان معزز خواتین ارکان کو بتانے کی بات۔

جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ -/1200 روپے کا زنانہ سوٹ -/7500 روپے میں بکتا ہے، وہ کون خرید تا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا ٹائم پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں یہ بات اس لئے نہیں کہہ رہا، ہو سکتا ہے کہ میں خود بھی اس میں شامل ہوں لیکن یہ سوچنے کی بات ہے، خواتین کو یہ بات سوچنی چاہئے اور میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ لاہور میں ایم ایم عالم روڈ پر ایک بوتیک ایسا ہے جو صبح 8:00 بجے کھلتا ہے، 9:00 بجے بند ہو جاتا ہے، finish کام ختم اور جس طریقے سے یہ مال بکتا ہے، لاہور کا کوئی ہوٹل ایسا نہیں ہے جس کے اندر آپ کو بغیر booking کے سیٹ مل جائے۔ میری اور آپ کی جو بزرگ تھی میری ماں۔۔۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! یہ اس طرح کی بات یہاں پر نہیں ہونی چاہئیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، No, cross talk, please.

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میری والدہ جو اپنے وقت کی بڑی ذمہ دار عورت تھی خدا کی قسم اس وقت میں پاکستان میں نہیں تھا، جاپان میں تھا اور جب واپس آیا تو ان کا دو دن بعد انتقال ہوا۔ آج اپنی معزز خواتین کو بتاتے ہوئے مجھے خوشی ہوتی ہے اور میں اس بات پر proud کرتا ہوں کہ جب اس کے کمرے کو چیک کیا گیا تو اس کے پاس صرف پانچ سوٹ تھے۔ ہمیں بنیادی طور پر اپنی خواتین کو سمجھانا ہے اور خود بھی عمل کرنا ہے کہ خدا کے لئے saving کی طرف آؤ۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: ویسے آج خواتین کا عالمی دن ہے۔ آپ نے بات کر لی ہے لیکن میں آپ کے حق میں بات کر رہا ہوں کہ چاہیئے تو یہ کہ شیخ علاؤالدین کی تقریر کے بعد تمام مردوں کی گھڑیوں کی evaluation ہونی چاہیئے۔ (قہقہے)

جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس legislative ہاؤس کی طرف سے میں پوری دنیا کی خواتین کو عالمی دن پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ Being a legislator میں یہاں کچھ ایسے اقدامات کی ضرور بات کروں گی کیونکہ آج میں اسمبلی کے اندر تیسری دفعہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہاں موجود ہوں۔ ہم نے خواتین کے عالمی دن پر پچھلے دس سال میں کچھ ایسے اقدامات کئے جن کا ذکر اگر آج یہاں پر نہ کروں تو شاید پنجاب کی خواتین کے ساتھ ناانصافی ہو گی۔

جناب چیئرمین! بڑی اچھی بات ہے کہ آپ نے یہاں پر ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی، ہم سب اس پر متفق ہوئے اور بڑی خوشی کے ساتھ ڈیسک بھی بجائے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہاں یہ بھی کہنا پڑ رہا ہے کہ جہاں پر آج ہمیں ایک وعدہ کرنا چاہیئے تھا کہ اس عالمی دن پر جو اقدامات پچھلی حکومتوں نے کئے اور جو انہوں نے legislation کی ہم ان پر implementation کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے اور اس کے لئے step forward لیں گے لیکن اس حوالے سے یہاں پر کوئی بات نہیں کی گئی۔ دی پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی بل میاں محمد شہباز شریف کا پنجاب کی خواتین کے لئے ایک بہت بڑا تحفہ تھا، یہ harassment کا بل لے آنا بہت بڑا تحفہ تھا، کم عمری کی شادی کو روکنا، وارثت میں حق دینا، status of the Women کو بنانا اور وومن پروٹیکشن اتھارٹی کو بنانا تو یہ وہ سارے اقدامات تھے جس میں ہم نے خواتین کو empower کرنے کے لئے اقدامات کئے۔ ہم نے 25ہزار خواتین کو direct policy making میں لے کر آئے تو اگر آج میں یہاں پر اس کا ذکر نہ کروں تو بہت بڑی ناانصافی ہو گی۔

جناب چیئرمین! آج مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ جب آپ وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ کی صورت میں implementation کے لئے Multan Crisis Centre بناتے ہیں

اور آج چار مہینے ہو گئے ہیں لیکن وہاں پر بجلی ہے، پانی ہے اور نہ سٹاف کو تنخواہیں دی جا رہیں۔ آپ کون سی خواتین کو یہاں empower کرنے کی بات کر رہے ہیں، آپ قرارداد کے ذریعے کن کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ میاں محمد شہباز شریف نے خواتین کے عالمی دن پر ہر 8-مارچ پر خواتین کو ایک پیکج دیا جس کے تحت ان کو empower کیا گیا۔

جناب چیئرمین! مجھے بتائیے اور آج میں انتظار میں تھی کہ یہ تبدیلی کا نام لینے والی حکومت خواتین کے عالمی دن پر کیا بات کرے گی۔ میں یہاں پر فیض احمد فیض کا شعر ضرور پڑھنا چاہوں گی:

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں، محترمہ صدیقہ صاحبداد! پہلے آپ بات کر لیں۔

محترمہ صدیقہ صاحبداد خان: جناب چیئرمین! میں بڑے فخر سے کہنا چاہتی ہوں کہ پورے ایوان میں کوئی نہیں ہے جس نے پاکستان بنتے دیکھا ہے۔ میں نے پاکستان بنتے دیکھا، میں چھوٹی ضرور تھی، میں دس سال کی تھی بہت چھوٹی نہیں تھی، میں نے بہت نعرے لگائے اور جو کچھ اس عمر میں کر سکتی تھی میں نے کیا لیکن مجھے افسوس ہے کہ قائداعظمؒ کے بعد مجھے کوئی لیڈر نہیں ملا۔ میں بہت انتظار میں رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس عمر میں مجھے میرا لیڈر دیا ہے۔ قائداعظمؒ کے بعد قوم کو جناب عمران خان ایک لیڈر مل گیا اور ہمیں اس سے امیدیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں آپ نے پاکستان بنتے دیکھا ہے۔ جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب چیئرمین! خواتین کے عالمی دن پر میں تمام پاکستان اور تمام دنیا کی خواتین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس ایوان میں آپ کے

سامنے اپنی خواتین کو ایک پیغام دینا چاہوں گی چاہے وہ ماں ہے، بہن ہے، بیٹی ہے اور بیوی ہے کہ کوئی خاتون یا خواتین کسی بھی مد میں کسی بھی شکل میں ہو اگر وہ اپنے حق کی بات کرتی ہیں تو اپنے حقوق و فرائض کی بات سب سے پہلے دیکھیں۔ وہ عورت جو اپنے فرائض ادا کرے گی میں نہیں سمجھتی ہوں کہ وہ کبھی بھی اپنے حقوق سے مار کھائے گی اور اس کو ہر حق ملے گا۔

جناب چیئرمین! اس ایوان کے سامنے میں ایک اور بات بھی کرنا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں جس علاقے میں ہم رہتے ہیں اور میرا تعلق ساؤتھ پنجاب سے ہے اس علاقے میں ہماری خواتین کو ہتھیار کے طور پر بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو میں بتاتی چلوں کہ جس جگہ بھی لڑائی شروع ہوتی ہے اور جس جگہ لڑنا ہوتا ہے وہاں مردوں کی جگہ عورتوں کو آگے کیا جاتا ہے کیونکہ قانون عورتوں کے حق میں بہت ہی lenient ہے اور مردوں کے حق میں بہت ہی سخت ہے۔

جناب چیئرمین! آپ یہ دیکھیں کہ اگر ایک عورت کا سر پھٹے گا تو پوری کی پوری منسٹری ہل جائے گی اور اگر ایک مرد قتل بھی ہو جائے گا تو اس کو پوچھا بھی نہیں جائے گا اور اس کا پرچہ بھی نہیں کٹے گا۔ اس چیز میں اس تناسب کو بھی ذرا دیکھا جائے۔ اگر ہماری خواتین یا ہماری عورت کو غلط طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے تو ہمیں اس ایوان میں اس جگہ پر بیٹھ کر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کیوں غلط استعمال ہو رہی ہے؟ ہماری خواتین ہتھیار بیچ رہی ہیں، ہماری خواتین منشیات بیچ رہی ہیں، ہماری خواتین فرنٹ سیٹ پر بیٹھتی ہیں اور مرد ان کے پیچھے ہوتے ہیں اور عورت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس چیز کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ کافی لمبی لسٹ ہے۔ جی، محترمہ عابدہ بی بی!

محترمہ عابدہ بی بی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر پاکستان کی تمام خواتین کو خراج تحسین پیش کروں گی۔ آج میں ان لوگوں کو یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ پاکستان کی خواتین نے مختلف صورتوں میں ملک اور قوم کی خدمت کی ہے۔ اس ملک کی عورت نے کھیتوں میں کام کیا، ملک اور قوم کی خدمت کی، عورت نے روڈز صاف کیں، ملک اور قوم کی خدمت کی، عورت نے پولیس میں کام کیا، عورت نے فوج میں کام کیا اور عدلیہ کے اندر

دیکھیں وہاں پر بھی خواتین خدمات سرانجام دے رہی ہیں حتیٰ کہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں دیکھیں تو عورت خدمت ہی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اگر آپ گھر میں دیکھیں تو سب سے پہلے جو آپ کو welcome کرے گی وہ آپ کی بیٹی ہوتی ہے جو آپ کو welcome کرتی ہے۔ گھروں میں جو خدمت کر رہی ہیں وہ آپ کی بیویاں ہوتی ہیں اور آپ کے لئے ہر وقت دعا کر رہی ہوتی ہیں وہ آپ کی ماں ہوتی ہیں۔ اس ملک اور قوم کی ہر صورت میں عورت نے خدمت ہی خدمت کی ہے، وفا ہی وفا کی ہے اور پیار ہی پیار کیا ہے لیکن آج اس خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ایک سوال میرے ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا اس ملک اور قوم نے خواتین کو اس کا حق دیا ہے؟

جناب چیئرمین! یہ ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے، کیا اس قوم نے عورت کے ساتھ انصاف کیا ہے؟ اس عورت کے ساتھ جو ہر صورت میں خدمت کر رہی ہے جو ہر صورت میں وفا کر رہی ہے، جو اسمبلیوں میں بھی آکر اپنی اپنی پارٹیوں کے لئے دن رات کام کر رہی ہیں اور وہ مردوں سے بڑھ کر کام کر رہی ہیں۔ چاہے وہ پی ایم ایل (ن) کی خواتین ہوں چاہے وہ پی ٹی آئی کی خواتین ہوں ہر حال میں وہ اپنی پارٹی کے ساتھ وفادار ہوتی ہیں اس کے لئے legislations کرتی ہیں اور کام کرتی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please اس کو wind up کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! کیا انصاف کیا گیا تو جواب یہ ہے کہ انصاف نہیں کیا جاتا کیونکہ آج بھی عورتوں کے حوالے سے بہت سارے قوانین ہیں اگر انصاف کیا جاتا تو آج عورت بے بس نہ ہوتی اور آج جو عورت کے ساتھ ہو رہا ہے اور۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین! آج کے دن تو آپ بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مقررین کی لمبی لسٹ ہے اور نماز کا ٹائم بھی ہو رہا ہے۔ اگلی مقرر محترمہ سبین گل!

محترمہ سبین گل خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج خواتین کے عالمی دن کے موقع پر جنوبی پنجاب کی خواتین کو خراج تحسین پیش کروں گی، میں پورے پاکستان اور پوری دنیا کی خواتین کو

خراج تحسین پیش کروں گی۔ آج کے دن ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا خواتین کے حقوق انہیں صحیح معنوں میں دیئے جارہے ہیں؟

جناب چیئرمین!میری گزارش ہو گی کہ آج تمام مرد ہمارے اس دن کے موقع پر وعدہ کریں کہ خواتین کو حقوق دیئے جائیں گے۔ میں آخر میں تمام خواتین، بالخصوص ہماری جو اسلامی مائیں ہیں، پاکستانی ماؤں بہنوں اور جنوبی پنجاب کی خواتین کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ!Wind up کریں چونکہ لسٹ بہت لمبی ہے اور اسے مکمل کرنا ہے۔

محترمہ سبین گل خان: جناب چیئرمین!میں آخر میں پاکستان تحریک انصاف کی مرحومہ محترمہ سلونی بخاری کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے عورتوں کے عالمی دن پر سب خواتین کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ میں اسلام آباد چیمبرز سے ہوں اور بہت عرصے سے انڈسٹری میں کام کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین!میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں خواتین کو empower کرنے کے لئے کاٹیج انڈسٹری کی بہت ضرورت ہے۔ یہاں پر منسٹر صاحب نہیں بیٹھے لیکن میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ آپ یونین کونسل لیول پر خواتین کو empower کرنے کے لئے کاٹیج انڈسٹری کو فروغ دیں چونکہ ہماری خواتین کا ہینڈی کرافٹ پورے پاکستان اور پوری دنیا میں جاتا ہے اور اسے appreciate کیا جاتا ہے اس کے لئے چھوٹے چھوٹے یونٹس نہیں ہیں اگر ہم نے چائنا کی انڈسٹری کا مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں خواتین کے لئے کاٹیج انڈسٹری کو فروغ دینا ہو گا۔ اس وقت 52 فیصد خواتین ہیں اگر ہم انہیں اپنی اکانومی میں لے کر نہیں آئیں گے تو وہ مثبت کردار ادا نہیں کر سکتیں اس لئے ہمیں انڈسٹری میں خواتین کو لانا ہے تو انہیں چھوٹے قرضے فراہم کرنے ہیں اور ہمیں یونین کونسل لیول پر کاٹیج انڈسٹری کی بہت ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! آج کے اس دن کی نسبت سے میں اپنی تمام خواتین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں اپنی تمام بہنوں کو یہ message دینا چاہتی ہوں کہ ہمیں unity کے ساتھ اس male dominating سوسائٹی سے باہر نکلنا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ہر رشتے کا الگ احترام ہے لیکن خواتین خود جانتی ہیں کہ ہم اپنے اندر۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ٹائم ختم ہو رہا ہے آپ اپنی بات wind up کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں اپنی بہنوں سے یہی کہوں گی کہ ہمیں یکجا ہو کر معاشرے میں ان مردوں کا مقابلہ کرنا ہے، قوموں کی عزت ماں بہنوں اور بیٹیوں سے ہی ہے۔ ہم سب خواتین یکجا ہیں، مرد یہ نہ سمجھیں کہ وہ ہمارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ آج ہم یہ وعدہ کریں کہ ہر عورت اس ایوان سے لے کر معاشرے کے ہر پلیٹ فارم پر ہم یکجا کھڑے ہوئے ملیں گی اور انشاء اللہ اپنے حقوق کی پامالی نہیں ہونے دیں گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ سبرینہ جاوید! آپ نے تو اعلان جنگ ہی کر دیا ہے۔ جی، محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں وقت کی کمی کی وجہ سے دو مختصر باتیں کروں گی۔ محترمہ صدیقہ صاحبداد خان یہاں پر موجود ہیں میں چاہوں گی کہ ہمارا پورا ایوان ان کو خراج تحسین پیش کرے کیونکہ یہ اتنی سینئر ہیں جنہوں نے پاکستان بنتے دیکھا ہے اس لئے یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا asset ہیں۔

جناب چیئرمین! میری ایک بہن کی طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی تھی میرا مقصد اس قرارداد کو oppose کرنا نہیں تھا بلکہ میں آج کے دن کے حوالے سے بہت appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔ انہوں نے اس قرارداد میں ایک جملہ لکھا تھا میں اس کی تصحیح چاہتی تھی کہ اس ایوان میں خواتین کا ایک گروپ بنا دیا جائے جو خواتین کے حقوق اور ان کی implementation کے لئے کام کرے۔

جناب چیئرمین! پچھلے دس پندرہ سالوں کے اندر اس قسم کے اتنے کمیشن اور پتا نہیں کیا کیا ڈرامے دیکھے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں بھی کچھ کرنے کی ضرورت ہے جو خواتین کے حقوق کے نام پر اپنا چورن بیچ رہے ہیں لیکن ابھی تک خواتین کے لحاظ سے کوئی ایسی major چیز نہیں دیکھی جو ان کی ڈویلپمنٹ میں نظر آئی ہو میرا concern صرف اس حد تک تھا، میں آخر میں یہ بات کروں گی کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہی ہوں کہ آج کے حوالے سے ہمارے پاس ایک مثال ہے اور وہ ہمارے وزیر اعظم کی ہے کہ جنہوں نے اپنی والدہ کے نام پر شوکت خانم ہسپتال بنایا۔ یہ ایک مثال ہے کہ He has a lot of respect for the women.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ ام البنین علی!

محترمہ ام البنین علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج عورتوں کے حوالے سے نہایت اہم دن ہے میں تمام ماؤں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور خاص طور پر اپنی ماں کو۔ نپولین نے کہا تھا کہ:

Give me a good mother and I will give you a good nation

جناب چیئرمین: خواتین کا دن ہے اس لئے ان کے احترام میں اجلاس کا ٹائم پانچ منٹ کے لئے بڑھا دیا جائے۔

محترمہ ام البنین علی: جناب چیئرمین! قوم کی character building ماؤں پر depend کرتی ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ ٹیلیویژن کے مارننگ شوز کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ یہ مارننگ شوز صرف فیشن، شادی کے جوڑے یا میک اپ کے سوائے ہمیں کچھ نہیں سکھا رہے۔ ہمارے گھروں میں بیٹھی عورتیں کیا یہ سیکھ رہی ہیں، کیا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار یہ تھا، کیا بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا کردار یہ تھا؟ کیا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا کردار یہ تھا، کیا ہماری role models ایسی تھیں جو صرف شادی کے جوڑے بناتی رہیں، کیا ہم نے اپنی عورتوں، بہنوں اور بیٹیوں کو یہ سکھانا ہے کہ وہ صرف شادی کی باتیں کرتی رہیں اور گانے گاتی رہیں؟ میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! "وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ" ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ خواتین کے کام کو سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا اور اس کا ثبوت اس وقت آپ ایوان میں حاضری کو دیکھ لیں تو سمجھ آجاتی ہے۔ پاکستان ILO کے معاہدے کے حساب سے C111 اور C100 کا دستخط کنندہ ہے لیکن پاکستان میں اس ضمن میں قانون سازی نہیں ہو رہی۔

جناب چیئرمین! پارلیمنٹ سے میری التجا ہے کہ 130 سے زائد لیبر قوانین کو منضبط کر کے ملازمت کی شرائط سوشل سکیورٹی، صنعت، تعلقات عامہ اور صحت پر صرف چار قوانین بنا دیئے جائیں جن پر عملدرآمد ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اب قرارداد کی محرک محترمہ حنا پرویز بٹ بات کریں گی۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں اس quotation سے بات شروع کرنا چاہوں گی کہ خواتین They don't want power over man but they want power above themselves. So it's not when feminism or equality کے بارے میں بات ہوتی ہے تو اس کی negative connotation کیوں لی جاتی ہے؟ اس کا صرف یہی مطلب ہے کہ خواتین کو مردوں پر power نہیں چاہئے بلکہ اپنے بارے decisions making میں power چاہئے اور equal opportunity کے لئے چاہئے وہ پولیٹیکل ہو یا اکنامک ہو ان میں انہیں equal opportunity ملے۔

جناب چیئرمین! میں یہ request کرنا چاہ رہی تھی کہ اگر ہمارے پینل آف چیئرمین کی لسٹ میں کوئی خاتون موجود تھیں تو آج وومن ڈے پر اسے وہاں بیٹھ کر Chair کرنا چاہئے تھا چاہے وہ پی ٹی آئی سے ہوتی یا ادھر سے ہوتی تو It would have been a very good thing

جناب چیئرمین: محترمہ! آج تشریف نہیں لائیں۔ اگر تشریف لاتیں تو ہم سب مل کر انہیں ضرور یہ موقع دیتے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ہم negative نہیں بلکہ positive دیکھیں کہ جیسے بے نظیر بھٹو صاحبہ اسلامی ممالک میں سے پہلی وزیر اعظم تھیں، بیگم کلثوم نواز شریف

She stood against military dictatorship, we have Fahmida Mirza the first Speaker of the Assembly, we have Syeda Tahira who is the Chief Justice of the Baluchistan High Court, we have Shamshad Akhtar who was the Governor of the State Bank, Sharmeen Obaid Chinoy

اور بھی بہت ایسی خواتین ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

معزز ممبران: محترمہ فاطمہ جناح کا نام بھول رہی ہیں۔

MR CHAIRMAN: No cross talk please.

جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ان میں محترمہ فاطمہ جناح ہیں اور ملالہ یوسف زئی ہیں۔ Wind up کرنے کے لئے میری ایک تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز آپ اپنی بات ختم کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! ہماری خواتین جو مخصوص نشستوں پر اسمبلی میں موجود ہیں پلیز انہیں فنڈز دیئے جائیں چاہے وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتی ہیں یا حکومتی بنچز پر ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آج خواتین کے معاملات پر بڑی سیر حاصل گفتگو ہوئی ہے۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری ایوان میں تشریف فرما ہیں اور میں ان کی خصوصی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میرا حلقہ دریائے راوی کے کنارے واقع ہے اور وہاں پر سیلاب آیا ہوا ہے۔ وہاں پر کئی ایکڑ زمین سیلاب کی زد میں آگئی ہے اور اس پر کاشت کی گئی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ وزیر آبپاشی کو مل کر یہ ساری صورتحال بتائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ وہ آپ کے مسئلے کو حل فرمائیں گے۔ اب اجلاس مورخہ 11-مارچ 2019 بروز سوموار بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔